ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

# فاروق

تحریک جدید کا اخبار

قادیان

ایڈیٹر: میر قاسم علی احمدی

شرح چندہ پیشگی

سالانہ ۵ ... ششماہی ... بیرون ہند ...

قیمت فی پرچہ ۱ ... پرنٹر پبلشر ... احمد خان

تاریخہائے اشاعت: ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۴ قادیان دارالامان مورخہ ۲۲ رجب ۱۳۵۸ھ مطابق ۷ ستمبر ۱۹۳۹ء نمبر ۳۳

## دارالامان کا ہفتہ

(۱) ۵ ستمبر۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو آج درد نقرس کی وجہ سے ٹخنے میں درد کی شکایت ہو گئی۔ احباب صحت کامل کے لئے دعا کریں۔

(۲) حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔

(۳) حرم ثانی حضرت امیر المومنین سیدہ ام طاہر کے جسم اور جوڑوں میں درد کی شکایت ہے۔ دعا صحت کی جائے۔

(۴) **نکاح**۔ بروز جمعہ ۱-۹-۳۹ء کو بعد از نماز عصر مسجد مبارک میں حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے ماسٹر محمد اسماعیل صاحب قریشی احمدی اول مدرس مدرسہ پدی پور ضلع شیخوپورہ کا نکاح بعوض تین صد روپیہ مہر پر منشی محمد حسین صاحب مکاتب کی صاحبزادی رشیدہ بیگم سے پڑھا۔ احباب کرام سے استدعا ہے۔ کہ دعا فرماویں۔ کہ مولیٰ کریم یہ نکاح جانبین کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت کا موجب کرے۔ آمین ثم آمین یا رب العالمین

(۵) فاروق میں جنگ کی خبروں کا پورا اہتمام کیا گیا ہے۔ ہفتہ بھر کی ضروری اور اہم خبریں نہایت ترتیب سے ناظرین فاروق کو انشاء اللہ پہنچتی رہیں گی۔

(۶) فاروق پر تو ایک درخواست معمولی امداد کے لئے ...

نوٹ: مورخہ ۹ کو ... بجے سے ... اور ... تک ... لکھا گیا ہے۔ مضمون ... ہے۔

## قابل توجہ افسران این۔ ڈبلیو۔ آر

### متعلقہ قادیان ریلوے سٹیشن

(۱)

متعدد مرتبہ میں ریل پر جو بوقت پونے نو بجے شام قادیان پہنچ کر رات کو سوا نو بجے واپس چلی جاتی ہے۔ قادیان پہنچا ہوں۔ ہر دفعہ دیکھا گیا ہے۔ کہ قادیان ریلوے سٹیشن کے مسافر خانہ (ڈیوڑھی) میں بالکل اندھیرا ہوتا ہے۔ جس سے سٹیشن گیٹ سے نکلنے والے مسافروں کو سخت تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔ ڈیوڑھی کے بالکل قریب تانگے اندھیرے میں کھڑے ہوتے ہیں۔ اور ڈیوڑھی میں کچھ لوگ آنے والوں کی انتظار میں اور کچھ جانے والوں کو رخصت کرنے کے لئے آتے ہیں۔ اندھیرے کے باعث ڈیوڑھی میں آنے جانے والوں کی مٹ بھیڑ ہو جاتی ہے سٹیشن سے باہر نکل کر بھی مسافروں کو روشنی کی ضرورت ہوتی ہے۔ مگر افسوس کے ساتھ ظاہر کرنا پڑتا ہے قادیان سٹیشن پر ریلوے حکام نے روشنی کا خاطر خواہ انتظام نہیں کیا۔ کیا ہی اچھا ہو کہ ریلوے حکام سٹیشن قادیان پر بجلی کی روشنی کا انتظام کر لیں۔ جبکہ تمام قصبہ قادیان میں ہائڈرو الیکٹرک سکیم کے طفیل بجلی کی روشنی کا انتظام ہے یہ کیسی بھونڈی سی بات معلوم ہوتی ہے کہ ریلوے سٹیشن

(۲)

آج کل ریلوے اور موٹر لاری وغیرہ کا جو باہمی کمپی ٹیشن (مقابلہ) ہو رہا ہے۔ جس سے ریلوے کی آمدنی میں ہر سال خسارہ بھی ہوتا جاتا ہے۔ اور اسکے انسداد کی حکام ریلوے بہت کوشش کرتے اور مسافروں کیلئے سہولتیں پیدا کر کے اعلان کرتے رہتے ہیں۔ لیکن بعض دفعہ ان سے ایسی فروگذاشت ہو جاتی ہے جس سے وہ خود ریل میں سفر کرنے والوں کو لاریوں میں سوار ہونے کا موقع دیتے ہیں۔ چنانچہ اسکی تازہ مثال جو میں نے بارہا خود دیکھی ہے۔ قادیان سے امرتسر جانے والے مسافروں کی طرف ہے۔ کہ اگر وہ قادیان سے امرتسر کا ریلوے ٹکٹ خریدیں۔ تو ان کو کچھ زائد دینا پڑتا ہے۔ اور بٹالہ اتر کر امرتسر کا ٹکٹ لیں۔ تو کم خرچ ہوتا ہے۔ کیونکہ بٹالہ سے امرتسر کا ریلوے کرایہ ۸ ہے۔ اسلئے قادیان سے امرتسر جانے والے صرف بٹالہ کا ٹکٹ خریدتے ہیں۔ اور وہاں سے اتر کر لاریوں کے ذریعے امرتسر جاتے ہیں اگر قادیان سے ہی امرتسر کا رعایتی ٹکٹ مل جائے تو پھر مسافروں کو بٹالہ جا کر اترنے کی ضرورت نہ رہے اور وہ سیدھے امرتسر پہنچ جایا کریں۔ لہذا ریلوے افسران مجاز کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ براہ کرم

## قابل توجہ پوسٹماسٹر جنرل بہادر پنجاب

میں نہایت ادب سے یہ درخواست کرتا ہوں۔ کہ اخبارات جو روزانہ یا ہفتہ وار یا رسالہ جات ماہوار پنجاب سے شائع ہوتے ہیں۔ ان کی کم از کم چار کاپیاں ہر اشاعت کی حکومت کو بھیجی جاتی ہیں۔ جس کی تفصیل یہ ہے (۱) مقامی پوسٹ آفس۔ ۱
(۲) پوسٹ ماسٹر جنرل بہادر پنجاب۔ ۱
(۳) انچارج پریس برانچ سی۔ آئی۔ ڈی پنجاب۔ ۲

ان کی کوئی قیمت سرکار سے نہیں ملتی۔ بلکہ ان پر جو پوسٹیج کا خرچ ہوتا ہے۔ وہ بھی اخبار والوں کو اپنے پاس سے لگانا پڑتا ہے۔ یہ ایک ناجائز بوجھ ہے۔ کہ پرچہ جات بھی مفت دیئے جاویں اور ان پر محصول ڈاک بھی اپنی گرہ سے لگایا جاوے اسلئے میں گذارش کرتا ہوں۔ کہ ان پرچہ جات کے مفت دینے میں تو کسی کو عذر نہیں۔ کیونکہ حکم حاکم ہے۔ جس کو بہر حال ماننا پڑتا ہے۔ لیکن انصاف کا تقاضا یہ ہے۔ کہ ایسے تمام اخبار و رسالے جو سرکار کو مفت دیئے جاتے ہیں۔ محصول ڈاک سے مستثنیٰ فرمائے جاویں۔ اور بغیر ٹکٹ ڈاک ان کا بھیجنا منظور فرماویں۔ یہ ضروری اور قابل منظوری درخواست ہے۔ امید ہے کہ دیگر معاصرین بھی اسکے متعلق توجہ دلائیں گے

(منیجر فاروق)

... خریداران فاروق سے کی گئی ہے۔ اس پر ضروری توجہ فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# تبلیغی رپورٹ مشن ہائے تحریک جدید بیرون ہند

## پورووکرتو (جاوا)

مولوی سید شاہ محمد صاحب پورووکرتو (جاوا) سے اپنے ملفوف مورخہ ۱۵ اگست ۱۹۳۹ء میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میری صحت کا یہ حال ہے۔ کہ ایام زیر رپورٹ میں تین دفعہ بخار آیا۔ وزن دن بدن کم ہو رہا ہے۔ گذشتہ دو ہفتوں میں بقدر دو سیر کے کمی ہو گئی ہے۔ خون میں مدافعت مرض کی طاقت کم ہوتی جاتی ہے۔ کھانسی میں گذشتہ ایام میں بہ نسبت سابق کچھ کمی ہوئی۔ بائیں پہلو میں کبھی کبھی خفیف سا درد ہوتا ہے۔ دو ماہ سے زیادہ عرصہ ہوا۔ کہ معدے میں تکلیف شروع ہوئی۔ اور ابھی تک چلی جاتی ہے۔ گذشتہ ایام میں پیچش بھی ہوئی۔ Emetine (ایمیٹین) کے پانچ ٹیکے لگوانے سے کچھ وقفہ پڑا۔ لیکن وہ وقفہ پانچ ہی دن رہا۔ پانچ دن کے بعد پھر پیچش شروع ہو گئی۔ پھر اسی دوا کا ٹیکہ لگوایا گیا۔ اس کے بعد خون تو بند ہو گیا لیکن آؤں ابھی تک آتی ہے۔ معالج ڈاکٹر نے سینیٹوریم میں داخل ہونے کے لئے کہا۔ مغربی جاوا کے سینی ٹوریم واقع Tjisarooa میں درجہ چہارم کے مریض کے لئے ایک جگہ خالی تھی۔ اس سینی ٹوریم میں درجہ چہارم سب سے نچلا درجہ ہے۔ اور اس کا خرچ ۲½ گلڈر یومیہ ہے۔ اور اس سے کم خرچ کا درجہ اس ملک کے کسی سینی ٹوریم میں نہیں۔ سینی ٹوریم میں داخلے کے لئے ضمانت کی ضرورت تھی۔ ضمانت محمد محی الدین صاحب پریذیڈنٹ اعلیٰ انجمن احمدیہ ہند چینی ساکن بتاویہ نے دی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

اس علالت میں تمام مرد و زن جماعت مقامی نے بالعموم اور احباب ذیل اور ان کے اہل و عیال نے بالخصوص مولوی صاحب کی بہت امداد اور خدمت کی۔

(۱) محمد محی الدین صاحب پریذیڈنٹ ہند چینی۔
(۲) محمد دار جو نو صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ پورووکرتو۔
(۳) محمد دربونو صاحب اور ان کے اہل خانہ
(۴) احمد سرپڈ اصاحب " "

مولوی صاحب اس خط کے لکھنے کے وقت تک سینی ٹوریم میں داخل نہیں ہوئے تھے۔ ہاں سینی ٹوریم والوں کی طرف سے اجازت کے منتظر تھے۔ امید ہے۔ کہ اب تک داخل ہو گئے ہوں گے۔ ان کی تحریر اور حضور کے ارشاد کے بموجب -/-/35 مزید ماہوار اخراجات کے علاوہ سینی ٹوریم کے اخراجات کے لئے ارسال کر دیئے ہیں۔

جماعت پورووکرتو کی طرف سے -/-/135 روپے کا وعدہ تحریک جدید کے سلسلے میں تھا۔ اس کی پہلی قسط -/-/25 روپے ماہ جون میں بھیجی گئی اب دوسری قسط -/-/13 روپے بھیجی ہے۔ اس کے علاوہ -/-/5 روپے ماہوار چندہ عام بھی جماعت پورووکرتو بھجوا رہی ہے۔ ۳۰ جولائی کو صدر انجمن احمدیہ کے مقرر کردہ پروگرام کے مطابق جماعت نے جلسہ کیا۔ اور پریذیڈنٹ صاحب اور سیکرٹری صاحب نے لیکچروں کے بعد سوال و جواب کا انتظام کیا۔ حاضرین میں بعض معززین بھی تھے۔

## سنگاپور مشن

مولوی غلام حسین صاحب ایاز سنگاپور سے ۱۲ لغایت ۱۹ اگست کی ڈائری میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ غلام نبی صاحب نے اور ان کے گھر والوں نے بیعت فارم پر کر دیئے ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں چھ سات عرب مختلف اوقات میں دفتر انجمن میں ملاقات و سوالات کے لئے آئے۔ اور ان میں سے ایک نے اب کہلا بھیجا ہے۔ کہ آپ کی انجمن میں آنا تو خطرناک ہے۔ آپ مجھے اختلافی مسائل کے متعلق کتابیں بھیجیں۔ میں پڑھوں گا۔ لوگوں میں اس سلسلے کے متعلق ایک دلچسپی پیدا ہو گئی ہے۔ چینی بہنیں جو احمدی ہو چکی ہیں۔ نہایت ذہین اور متدین ہیں۔ تہجد پڑھتی ہیں۔ اور تبلیغ خوب سرگرمی سے کرتی ہیں۔

عبداللہ عرب کو جو یہاں کے اعلیٰ عربی مدرسے کی چھ جماعت تک پڑھے ہوئے ہیں۔ ان کے باپ نے گھر میں قید کر رکھا ہے۔ اور بطور سزا کے کدال (پھاوڑے) کی مشقت کے کام میں لگا دیا ہے۔ یہ اس قصور کی سزا ہے۔ کہ احمدی کیوں ہو گئے۔ احمدیت سے توبہ کرانے کے لئے انہیں اذیت دی جا رہی ہے۔ مگر وہ بفضل خدا ثابت قدم ہیں۔

دو سنگاپوری نوجوان عبدالحمید فاروقی و امیر حمزہ جنہیں مولوی غلام حسین صاحب نے قادیان دارالامان بھجوایا ہے۔ تحریک جدید کے زیر اہتمام ماسٹر نذیر احمد صاحب رحمانی سے تعلیم پا رہے ہیں۔ انہوں نے قاعدہ ختم کر لیا ہے۔ پہلی کتاب پڑھ رہے ہیں۔ ذہین نوجوان ہیں۔ امید ہے۔ کہ جلد اردو سیکھ جائیں گے۔

## سورابجا مشن (ملک جاوا)

ملک عزیز احمد صاحب سورابجا سے یکم لغایت ۱۸ اگست کی ڈائری میں اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ہر بدھ کی رات کو قرآن مجید کی تعلیم دی جاتی ہے۔ درس میں احمدی احباب کے علاوہ غیر احمدی دوست بھی تشریف لاتے اور سوال جواب کرتے ہیں۔ ہر جمعہ کی رات کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا درس دیا جاتا ہے۔ مقام درس کے متعلق یہ قاعدہ ہے۔ کہ ہر احمدی کے گھر پر باری باری دیا جاتا ہے۔ حضرت امیر المومنین کی تصنیف مبارک۔ "مسیح موعود علیہ السلام کے کارنامے" کے ترجمے کا کام جاری ہے۔ اب اس کتاب کے تقریباً بیس صفحے قابل ترجمہ باقی ہیں۔ ترولن ایک مقام ہے سورابجا سے پچاس میل کے فاصلہ پر وہاں تحصیلدار بھی رہتا ہے۔ وہاں جا کر ملک صاحب نے ایک لیکچر دیا۔ جسے حاضرین نے بڑی دلچسپی سے سنا۔ تحصیلدار صاحب نے ملک صاحب کو گھر پر بلا کر باتیں سننے کی خواہش ظاہر کی۔ ملک صاحب نے ان کے گھر پر جا کر خوب تبلیغ کی۔ ترولن کے علماء کا سردار بھی ملک صاحب کی باتیں سننے کے لئے آیا۔ اختلافی مسائل پر ان کی باتیں سنیں۔ اور مزید تحقیق کا وعدہ کیا۔

۱۵ اگست کو تحریک جدید کا جلسہ کیا گیا۔ احمدی مرد و عورت کافی تعداد میں آئے۔ تمام مطالبات پر تقریریں کی گئیں۔ تقریباً تمام احباب نے چندہ تحریک جدید ادا کر دیا ہے۔ مبلغ -/-/115 روپے فنانشل سیکرٹری صاحب تحریک جدید قادیان کے نام روانہ کر دیئے گئے ہیں۔

## بونس آئرش (جنوبی امریکہ)

مولوی رمضان علی صاحب الراعی بونس آئرس سے یکم تا ۱۶ اگست کی ڈائری میں اطلاع دیتے ہیں۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں انجمن احمدیہ بونس آئرس کے دو ہفتہ واری اجلاس ہوئے۔ ہر دو اجلاسوں کے بعد مولوی صاحب چند غیر احمدیوں کو ملنے گئے۔ دوسرے اجلاس میں ۱۱ احمدی شریک ہوئے۔

ان دو ہفتوں میں مولوی صاحب نے پانچ اشخاص کو لٹریچر بھیجا۔ ۱۴ نئے احباب انہیں ملنے آئے۔ ۲۱ اشخاص کی ملاقات کے لئے مولوی صاحب ان کے گھروں پر تشریف لے گئے۔ ان میں دو اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ ایک پنجابی کی امداد کے لئے مولوی صاحب برٹش رفاہ عام سوسائٹی میں بھی تشریف لے گئے۔ ایک غیر احمدی دوست نے مولوی صاحب کو چندہ دیا۔ اب مولوی صاحب کا ارادہ چند یوم کے لئے اندرون ملک میں بغرض تبدیل آب و ہوا جانے کا ہے۔ امید ہے۔ تبلیغ کے بھی عمدہ مواقع ملیں گے۔

## کوبے مشن (ملک جاپان)

حافظ عبدالغفور صاحب ۱۲ لغایت ۲۸ جولائی کی ڈائری میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میں ۱۲ جولائی سے ۲۳ جولائی تک سخت بخار میں مبتلا رہا۔ بعد میں ایک مضمون سن رائز کے لئے اور ایک فاروق کے لئے لکھ کر ارسال کیا۔ (ناظم تبلیغ تحریک جدید بیرون ہند)

## تبلیغ کرنے کا آسان طریقہ

سردار عبدالرحمٰن صاحب بی۔اے (سابق مہر سنگھ جی) نے تین اشتہار "نبیوں کا باپ صلعم" - "خدائی فیصلہ" "سکھ نو مسلم گریجوایٹ کی پکار" نہایت موٹی اور جلی قلم کے ساتھ بطرز پوسٹر چھاپے ہیں۔ جن کے موٹے عنوان بیس گز سے دکھائی دیتے ہیں۔ جن کو راہگذر مسافر اور ہر مذہب و ملت کے افراد خود مانگ کر پڑھتے ہیں۔ اور علاوہ مشکور ہونے کے احمدیت سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ انہیں گتوں پر چسپاں کرا کر سفر و حضر اور سر بازار میں لٹکایا جاوے۔ تو متلاشیانِ حق کا جمگھٹا ہو جاتا ہے۔ مولوی محمود احمد صاحب مولوی فاضل کہتے ہیں۔ کہ ایک ایک دن میں سات سات بفضلہ تعالیٰ احمدی بنائے۔ ملک عبدالرحیم صاحب نے لمبے سفر ۳۴ء میں ان گتوں پر چسپاں شدہ اشتہار سے کئی سو آدمیوں پر سہارنپور۔ رڑکی اور خاص ریل میں اتمام حجت کی۔ اور کوئی بدمزگی نہیں ہوئی۔ مباحثہ کی سردردی نہیں کرنی پڑتی تھی۔ ان اشتہارات میں احمدیت کا نچوڑ موٹے الفاظ میں چھاپا گیا ہے۔ قیمت فی اشتہار صرف ایک پیسہ۔ فی صدی ۱۲؟ علاوہ محصول ڈاک۔ مینیجر کتب خانہ قاسم العلوم قادیان سے طلب کئے جاویں۔ یہ تبلیغ کرنے کا نہایت ہی اچھا طریق ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# فاروق

جلد ۲ | قادیان دارالامان مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۳۹ء | نمبر ۳۳

## تحریک جدید کے جہاد کبیر میں حصہ لینے والوں کے لئے سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک تازہ ارشاد

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"میں جماعت کے تمام دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ تحریک جدید کی ہر قسم کی قربانیوں میں حصہ لیں۔ اور جو وعدے انہوں نے کئے ہوئے ہیں۔ انہیں پورا کریں۔ اور سمجھ لیں۔ کہ یہ ایک موت ہے۔ جس کا ان سے مطالبہ کیا جا رہا ہے۔

تم میں سے کئی ہیں۔ جو کہتے ہیں۔ کہ ہم نے سینما نہیں دیکھا۔ ہم مر گئے۔ تم میں سے کئی ہیں۔ جو کہتے ہیں۔ ہم ہمیشہ ایک کھانا کھاتے ہیں۔ ہم مر گئے۔ تم میں سے کئی ہیں۔ جو کہتے ہیں۔ ہمیں تو ہمیشہ سادہ رہنا پڑتا ہے۔ ہم تو مر گئے۔ تم میں سے کئی ہیں۔ جو کہتے ہیں۔ ہمیں رات دن چندے دینے پڑتے ہیں۔ ہم تو مر گئے۔ میں کہتا ہوں۔ ابھی تم زندہ ہو۔ میں تو تم سے حقیقی موت کا مطالبہ کرتا ہوں۔ کیونکہ خدا کہتا ہے۔ کہ جب تم مر جاؤ گے۔ تو پھر میں تمہیں زندہ کروں گا۔

پس یہ موت ہے۔ جس کی طرف خدا اور اس کا رسول تمہیں بلاتا ہے۔ اور یاد رکھو! جب تم مر جاؤ گے۔ اس کے بعد خدا تمہیں زندہ کرے گا۔ پس تم مجھے یہ کہہ کر مت ڈراؤ۔ کہ ان مطالبات پر عمل کرنا موت ہے۔

میں کہتا ہوں۔ یہ موت کیا۔ اس سے بڑھ کر تم پر موت آنی چاہیئے۔ تاکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے تمہیں کامل احیا حاصل ہو۔ پس اگر یہ موت ہے۔ تو خوشی کی موت ہے۔ اگر یہ موت ہے۔ تو رحمت کی موت ہے اور بہت ہی مبارک وہ شخص ہے۔ جو موت کے اس دروازہ سے گزرتا ہے۔ کیونکہ وہی ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے ہاتھوں ہمیشہ کے لئے زندہ کیا جائے گا۔"

تحریک جدید کی مالی قربانیوں میں حصہ لینے والوں میں بہت سے ایسے ہیں۔ جو خود فاقہ برداشت کرتے اور اپنے بیوی بچوں کا پیٹ کاٹ کر اپنے امام کے ارشاد کی تعمیل کرتے ہیں۔ بہت سے ایسے ہیں۔ جو کہ دین کی ضرورت کو اپنی ذاتی ضروریات پر مقدم کرتے ہیں۔ اور بہت سے ایسے ہیں۔ جو باوجود اپنی جیب خالی ہوتے کے سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر اپنا عہد پورا کرنے کے لئے قرض لیکر وعدہ پورا کرتے ہیں۔ تا انہیں کامل احیاء حاصل ہو۔ اور ان کا نام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچ ہزاروالی فوج کے رجسٹر میں آجائے۔

احباب کو یاد رہے۔ کہ تحریک جدید سال پنجم کا وقت ختم ہونے کے قریب آگیا جنہوں نے ابھی تک اپنے وعدوں کو پورا نہیں کیا۔ وہ کوشش کریں۔ کہ جس طرح ان کے دوسرے بھائی ان جیسے حالات سے گذرتے ہوئے اپنے وعدے پورے کر چکے ہیں۔ وہ بھی اس ماہ میں اپنے وعدہ کو سو فی صدی پورا کر لیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین والسلام

خاکسار برکت علی خاں فنانشل سکرٹری تحریک جدید

---

## چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کیلئے احباب و عہدہ داران جماعت کی ذمہ واری

اس دفعہ چندہ جلسہ سالانہ کی تحریک بہت عرصہ پہلے جماعتوں میں بھجوائی گئی تھی۔ تا سہولت سے اس چندہ کی وصولی کر لی جاوے۔ لیکن ابھی تک احباب و عہدہ داران جماعت نے اس کے متعلق پوری توجہ نہیں کی۔

ماہ اگست قریب الاختتام ہے۔ ماہ ستمبر سے انتظامات جلسہ سالانہ شروع ہو جاتے ہیں۔ اور جیسا کہ احباب کو معلوم ہے۔ آئندہ جلسہ سالانہ پر خلافت جوبلی کا بھی جلسہ ہونا ہے۔ جس کی وجہ سے یہ جلسہ انشاء اللہ غیر معمولی طور پر بارونق ہوگا۔ اور اسی نسبت سے اخراجات بھی زیادہ ہوں گے۔ اس لئے احباب اور عہدہ داران جماعت کو اس دفعہ چندہ جلسہ سالانہ کی اہمیت کا سمجھنا کوئی مشکل نہیں ہے۔ لیکن اب تک جو کوشش ظاہر ہوئی ہے۔ وہ زیادہ امید افزا نہیں ہے۔ کیونکہ اخیر اگست تک مطلوبہ رقم (تیس ہزار روپیہ) ۳۰۰۰۰/- کا کم از کم ایک چوتھائی وصول ہو جانے کی بجائے اب تک صرف قریباً دو ہزار روپیہ کی وصولی ہوئی ہے۔

### لہذا

احباب و عہدہ داران جماعت مقامی کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ اس چندہ کی فراہمی کے لئے اپنی کوششوں کو بہت زیادہ مضبوط اور منظم کریں۔ اور ماہ ستمبر میں مطلوبہ رقم کا کم از کم نصف وصول کر کے بھیج دیں۔ اور باقی نصف اخیر نومبر تک بھجوا دیں۔ گویا اخیر نومبر تک جلسہ سالانہ کے لئے مطلوبہ رقم (تیس ہزار روپیہ) ۳۰۰۰۰/- پوری ہو جانی چاہیئے۔ احباب کو معلوم ہے۔ کہ گذشتہ سال سے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے دیگر لازمی چندوں کی طرح چندہ جلسہ سالانہ کو بھی لازمی قرار دے دیا ہوا ہے۔ اسلیئے اس چندہ کی وصولی بھی دیگر لازمی چندوں کی طرح کی جاوے۔ اور جب تک ہر ایک احمدی سے مطابق شرح منظور فرمودہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ایک ماہ کی آمد پر پندرہ فی صدی شرح سے وصولی نہ کی جاوے گی۔ تب تک مطلوبہ رقم پوری نہ ہو سکے گی۔

نیز اس چندے کے متعلق نگہداشت رکھنے کے لئے مرکز سے فارم چندہ جلسہ سالانہ بھجوائے گئے تھے۔ تا اس میں ہر ایک احمدی کا وعدہ چندہ جلسہ سالانہ درج کر کے واپس بھیجا جاوے۔ یہ فہرست اخیر جولائی ۳۹ء تک واپس آجانی چاہیئے تھی۔ لیکن ابھی تک بہت سی جماعتوں سے وعدوں کی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ ضروری ہے۔ کہ ان فہرستوں کو بھی جلد مکمل کر کے واپس بھجوا دیا جائے۔ (ناظر بیت المال)

---

## دنیا کی تباہی کا ہولناک نظارہ

(از حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

"خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے۔ پس یقیناً سمجھو۔ کہ جیسا کہ میری پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے۔ ایسا ہی یورپ میں بھی آئے۔ اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے۔ اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہونگے۔ اور اس قدر موت ہوگی۔ کہ خون کی نہریں چلیں گی۔ اس موت سے چرند پرند بھی باہر نہیں ہونگے۔ اور زمین پر اس قدر سخت تباہی آئیگی۔ کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا۔ ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی۔ اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائیں گے۔ کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی۔ اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین و آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہوں گی۔ یہاں تک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائینگی۔ اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں ان کا پتہ نہیں ملے گا۔ تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا۔ کہ یہ کیا ہونے والا ہے۔ اور بہتیرے نجات پائینگے۔ اور بہتیرے ہلاک ہوں گے۔ وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ دروازہ پر ہیں۔ کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی۔ اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہونگی کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے۔ یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے۔ اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں۔ اگر میں نہ آیا ہوتا۔ تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی۔ پر میرے آنے کے ساتھ خدا تعالیٰ کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے۔ ظاہر ہو گئے۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا۔ وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا۔ اور توبہ کرنے والے امان پائینگے اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں۔ ان پر رحم کیا جائیگا۔ کیا تم خیال کرتے ہو۔ کہ تم ان زلزلوں سے امن میں رہو گے۔ یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو۔ ہرگز نہیں۔ انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہوگا۔ یہ مت خیال کرو۔ کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے۔ اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے۔ میں تو دیکھتا ہوں۔ کہ شاید ان سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے۔ اے یورپ تو بھی امن میں نہیں۔ اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو۔ کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں۔ اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا۔ اور اسکی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے۔ اور وہ چپ رہا۔ مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا۔ جس کے کان سننے کے ہوں سنے۔ کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی۔ کہ خدا کی امان کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# پیغامی مشن!

## منافقت کی ناکامی اور باطل کی نامرادی

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ط

خداوند تبارک وتعالےٰ کے مقدس نبی انسانی قلوب میں راستی اور صداقت کا بیج بونے آتے ہیں۔ اور ان کی یہ دلی خواہش ہوتی ہے۔ کہ کسی نہ کسی طرح بندگانِ خدا تقوےٰ وطہارت کی راہوں پر گامزن ہو کر اپنے مولیٰ کے حقیقی بندے بن جائیں۔ مگر وائے حسرت الٰہی سلسلوں میں کچھ نہ کچھ ایسے لوگ داخل ہو جاتے ہیں۔ کہ جو بظاہر تو ایماندار ہونے کے مدعی نظر آتے ہیں۔ مگر اندر سے ان کی یہ دلی خواہش ہوتی ہے کہ صداقت اور راستی دنیا سے نابود ہو جائے۔ اور باطل کا بول بالا ہو۔ پر زمین وآسمان کا خدا ایسے بدفطرت لوگوں کی خواہشوں اور امیدوں پر پانی پھیر کر صداقت کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرماتا ہے۔ جسے دیکھ کر منافقین کا گروہ اپنی ناکامی ونامرادی کی عبرتناک تصویر ملاحظہ کر کے جماعت مومنین سے اس طرح نکل جاتا ہے۔ جس طرح گھونسلے سے کبوتر۔

### اسلام کا دورِ اول اور منافقین

اسلام کے دورِ اول میں جب مومنوں کا مقدس آقا یعنی نبیوں کا سردار اولین وآخرین کے لئے باعثِ فخر وجود صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان کی آنکھوں سے اوجھل ہو چکا۔ تو متذکرہ بالا قسم کے لوگوں نے اپنی منافقت کا اعلانیہ اظہار کر دیا۔ اور اسلام کے استیصال کے درپے ہو گئے۔ تب اللہ تعالےٰ نے حضرت ابوبکر رضؓ۔ حضرت عمر رضؓ۔ حضرت عثمان رضؓ اور حضرت علی رضؓ کو تختِ خلافت پر متمکن کر کے اور اسلام کو دشمنوں کے حملوں سے بچا کر دنیا والوں کو بتا دیا۔ کہ کبھی بھی دشمنِ حق اپنے ارادوں میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔

### اسلام کا دورِ ثانی اور مسیح موعودؑ

اسی طرح آج جبکہ اللہ تعالےٰ نے دیکھا۔ کہ مسلمان کہلانے والے جن کے سپرد اتنی بڑی آسمانی امانت کی تھی۔ اس کو چھوڑ کر دنیاوی مشاغل میں لگ چکے ہیں۔ اور شیطان صداقت کو نابود کرنے کے لئے دن رات اپنی کوششوں میں مصروف ہے۔ تو اس نے کمال مہربانی سے اسلام کی حالت پر رحم کھا کر شاہِ مکی ومدنی صلے اللہ علیہ وسلم کے خادموں میں سے ایک کو چنا۔ اور اسے اپنے پیارے حبیب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی انتہائی پیروی کرتے دیکھ کر تاجِ نبوت سے سرفراز فرمایا۔ اور کہا۔

"اُٹھ! کہ میں نے تجھے اس زمانہ میں اسلام کی حجت پوری کرنے کے لئے اور اسلامی سچائیوں کو دنیا میں پھیلانے کے لئے اور ایمان کو زندہ اور قوی کرنے کے لئے چنا۔"

(تریاق القلوب صفحہ ۱۰۹)

یہ روح پرور اور آسمانی پیغام مسیحِ پاک کے کانوں تک پہنچنے کی دیر ہی تھی۔ کہ اسلام کا جری شیطان کی سرکوبی کے لئے اُٹھ کھڑا ہوا۔ اور ارواحِ مومنین کو مخاطب کرتے ہوئے یوں گویا ہوا۔ کہ

"اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا۔ جو پہلے وقتوں میں آچکا۔ اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ چڑھیگا۔ جیسا کہ پہلے چڑھ چکا۔"

(فتح اسلام صفحہ ۱۵-۱۶)

جہاں اس آواز کو سُنکر ارواحِ مومنین خوشی وشادمانی کا گیت گانے لگیں۔ وہاں جب اسلام کے دشمنوں تک یہ آواز پہنچی۔ تو وہ آگ بگولہ ہو کر اور بھی شوخیوں اور شرارتوں میں بڑھنے لگے۔ حتّٰی کہ خدا کے جری کو تحدیانہ کلام میں یہ کہنا پڑا۔ کہ

"اے نادانو۔ اور اندھو! مجھ سے پہلے کون صادق ضائع ہوا۔ جو میں ضائع ہو جاؤں گا۔ کس سچے وفادار کو خدا نے ذلت کے ساتھ ہلاک کر دیا۔ جو مجھے ہلاک کریگا۔ یقیناً یاد رکھو! اور کان کھول کر سنو! میری روح ہلاک ہونے والی نہیں۔ اور میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں۔ مجھے وہ ہمت اور صدق بخشا گیا ہے۔ جس کے آگے پہاڑ ہیچ ہیں۔ میں کسی کی پروا نہیں کرتا۔ میں اکیلا تھا۔ اور اکیلا رہنے پر ناراض نہیں۔ کیا خدا مجھے چھوڑ دیگا۔ کبھی نہیں چھوڑیگا۔ کیا وہ مجھے ضائع کر دیگا۔ کبھی نہیں ضائع کرے گا۔ دشمن ذلیل ہوں گے۔ اور حاسد شرمندہ۔ اور خدا اپنے بندے کو ہر میدان میں فتح دیگا۔ میں اس کے ساتھ وہ میرے ساتھ ہے۔ کوئی چیز ہمارا پیوند توڑ نہیں سکتی۔ اور مجھے اسکی عزت اور جلال کی قسم۔ کہ مجھے دنیا اور آخرت میں اس سے زیادہ کوئی چیز بھی پیاری نہیں۔ کہ اس کے دین کی عظمت ظاہر ہو۔ اور اس کا جلال چمکے اور اس کا بول بالا ہو۔" (انوار الاسلام)

### جماعت مومنین اور اسکا مقدس آقا علیہ السلام

حضرت جبرائیلؑ کا لایا ہوا حیات بخش پیغام جب صداقت کے منادِ مسیحِ محمدی کی زبانِ مبارک سے سعید لوگوں نے سُنا۔ تو ان کے قلوب میں مسرت کی ایک لہر دوڑ گئی۔ اور وہ خدا کے مقدس مسیحؑ کو مخاطب کرتے ہوئے کہنے لگے۔ کہ اے حیاتِ انسانی کی ڈوبتی ناؤ کو پار لگانے والے مقدس انسان! خدا تیرا حافظ وناصر ہو۔ اور تجھ پر اور بھی اپنی رحمتوں اور برکتوں کے دروازے کھولے۔ تونے تو آ کر اسلام کی لاج رکھ لی۔

پیارے آقا! ہم تجھ پر صدقِ دل سے ایمان لائے۔ اب ہمارا جینا اور مرنا محض تیرے کھڑا کرنے والے خدا کی خاطر ہے۔ لے ہم سے جو دین کی خدمت لینا چاہتا ہے۔ یہ سُنکر خدا کا مقدس مسیحؑ آستانۂ الوہیت پر گر کر سجداتِ شکر بجا لایا۔ اور مومنین کی جماعت اپنے مقدس آقا کی قوتِ قدسی سے شب وروز اپنے پر فیضانِ الٰہی کا نزول دیکھ کر اور بھی ایمانیات میں آگے قدم بڑھانے لگی۔ آقا خوش ہے اور الہامات خداوندی کی بنا پر مومنوں کے مستقبل کا خوشکن منظر اپنی آنکھوں کے سامنے کھینچ رہا ہے۔ جسے دیکھ کر مومن اور بھی باغ باغ ہوئے جاتے ہیں۔

### گروہِ منافقین سے مومنین کو آگاہ کرنا

غرضیکہ جماعتِ مومنین میں خدا کا مسیحؑ تیئس برس سے کچھ زیادہ عرصہ گزارتا ہے۔ اور مومنوں کو ان کے ایمان کی مضبوطی کے بارہ میں تلقین کرتا ہوا گروہِ منافقین سے آگاہ کرتا ہے۔ کہ دیکھو! کہیں تمہارے ایمانوں پر ڈاکہ نہ پڑے ہر وقت ہوشیار رہو۔ کیونکہ الٰہی سلسلوں میں کچھ لوگ منافق بھی ہوتے ہیں۔ جن کی غرض خدائی سلسلوں کو بدنام کرنا ہوتی ہے۔ سو تم میں سے مبارک ہے وہ جو مومن ہونے کی صورت میں اس جہان کو چھوڑتا ہے۔ وہی ہے۔ جو نعمائے الٰہی کا حقیقی معنوں میں وارث ہوگا۔ اور آئندہ آنے والی نسلیں اسی پر درود اور سلام بھیجا کریں گی۔

امابعد خدا کا جری بے خوف وخطر منافق طبع لوگوں کو یوں خطاب کرتا ہے۔

"اگر کوئی میرے قدم پر چلنا نہیں چاہتا تو مجھ سے الگ ہو جائے۔ مجھے کیا معلوم ہے۔ کہ ابھی کون کونسے ہولناک جنگل اور پُرخار بادیہ در پیش ہیں۔ جن کو میں نے طے کرنا ہے۔ پس جن لوگوں کے نازک پیر ہیں۔ وہ کیوں میرے ساتھ مصیبت اُٹھاتے ہیں۔ جو میرے ہیں وہ مجھ سے جدا نہیں ہو سکتے۔ نہ لوگوں کے سبّ وشتم سے نہ آسمانی ابتلاؤں اور نہ آزمائشوں سے۔ اور جو میرے نہیں۔ وہ عبث دوستی کا دم مارتے ہیں۔ کیونکہ وہ عنقریب الگ کئے جائیں گے۔ اور ان کا پچھلا حال ان کے پہلے سے بدتر ہوگا ...... پس جدا ہونے والے ہیں وہ جدا ہو جائیں۔ ان کو وداع کا سلام۔ لیکن یاد رکھیں۔ کہ بدظنی اور قطع تعلق کے بعد اگر پھر کسی وقت جھکیں۔ تو اس جھکنے کی عند اللہ ایسی عزت نہ ہوگی۔ جو وفادار لوگ عزت پاتے ہیں۔ کیونکہ بدظنی اور غداری کا داغ بہت ہی بڑا داغ ہے۔" (فتح اسلام صفحہ ۲۲)

اس باطل شکن اعلان کو سنکر کئی ایک منافقوں نے سوچا۔ کہ اب تو ہماری دال گلنے کی نہیں۔ کیونکہ عالم الغیب خدا نے ہماری منافقت کا انکشاف اپنے پیارے مسیح پر کر دیا ہے۔ اگر اب بھی ہم سلسلہ حقہ میں رہے۔ تو دوہری ذلت کا منہ دیکھنا پڑے گا۔ کیوں نہ ہو۔ ابھی سے ہم اس منافقت کا اعلانیہ اظہار کر دیں۔ چنانچہ بشیر اول کی وفات پر کئی ایک منافق مومنین کی جماعت سے کٹ کر ہمیشہ کے لئے خدائی عذاب کے مورد بن گئے۔

### مومنوں کے مقدس آقا کی وفات

موت تو ہر انسان پر آنی ہے۔ مگر ایک نبی کی موت جو نہایت ہی عظیم الشان مقاصد لے کر کھڑا ہوا ہو۔ تو خدا کے بندوں کے نزدیک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زلزلے کا حکم رکھتی ہے۔ ادھر ۲۶ مئی سنہ ۱۹۰۸ء کو خدا کا مسیح زندگی کا آخری سانس لے رہا ہے۔ اور ادھر منافقین ہیں۔ کہ خوشی میں پھولے نہیں سماتے۔ بچارے مومن غم میں گھلے جا رہے ہیں۔ ان کا غمگسار۔ ان کا جان سے عزیز آقا آفتاب قدنی ان کی آنکھوں سے اوجھل ہو چکا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

## صادق خدا کا اپنے صادق مسیحؑ کے ساتھ وعدہ

بے شک مسیح موعود تو فوت ہو چکے۔ اور منافق اپنی منافقت کا اعلانیہ اظہار کر چکے۔ مگر کیا خدا اپنے سلسلہ کو منافقوں کے خطرناک منصوبوں اور کوششوں سے محفوظ نہیں رکھیگا؟ رکھے گا اور یقیناً رکھے گا۔ کیونکہ اس کا اپنے صادق مسیح کے ساتھ وعدہ ہے۔ کہ میں تیری جماعت کو اندرونی و بیرونی حملوں سے ہر طرح محفوظ رکھوں گا۔ منافقو! لنگالوٹیل جتنا لگانا چاہتے ہو۔ مگر یاد رکھو! تمہیں ناکامی و نامرادی کا منہ دیکھنا ہوگا۔ اور عنقریب خدا اپنے سلسلہ کی حفاظت کے لئے روح القدس کی تائید کے ساتھ کوئی نہ کوئی مسیح موعودؑ کا جانشین کھڑا کر دے گا۔

مومنو! گھبراؤ نہیں۔ کیونکہ تمہارا مقدس آقا اس سلسلہ حقہ کا بانی پہلے سے ہی کہہ گیا ہوا ہے۔ کہ جب

"دشمن زور میں آجاتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں۔ کہ اب کام بگڑ گیا۔ اور یقین کر لیتے ہیں۔ کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی۔ اور خود جماعت کے لوگ تردد میں پڑ جاتے ہیں۔ اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں۔ اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالےٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے۔ اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے۔" (الوصیت)

## حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جانشین نور دین اعظم رضؓ

مومنوں کو اپنے خدا کے وعدوں پر پورا پورا یقین ہے۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں۔ کہ خدا اپنے بندوں کو بے یار و مددگار نہیں چھوڑتا۔ مسیح موعود کی وفات حسرت آیات کا انہیں صدمہ تو بہت ہے۔ مگر پھر بھی وہ خدا کی رضا پر خوش ہیں۔ ان میں سے ایک کو جس کا نام نور دین رضؓ تھا۔ اللہ تعالےٰ نے چن لیا۔ اور کہا۔ کہ اے نور دینؓ! اُٹھ! اور یہ تاجِ خلافت پہن کر تختِ خلافت پر جا گزیں ہو جا۔ میری نصرتیں تیرے ساتھ ہیں۔ منافقوں کی پروا مت کر۔ تیرے مقابل جو اٹھے گا۔ منہ کی کھائے گا۔

حضرت مولوی نور الدینؓ صاحب اعظم اٹھتے ہیں۔ اور مومنین کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لے کر گروہِ منافقین کو مخاطب کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ دیکھو میں خدا کے حکم سے کھڑا ہوا ہوں۔ اور تمہیں قبل از وقت بتائے دیتا ہوں کہ جو بھی میرے مقابل اٹھے گا۔ ذلیل ہوگا۔ اور خدا اسے خود تباہ کریگا۔ کہ نور دینؓ کو میں نے ہی کھڑا کیا تھا۔ اور جس سلسلہ کی تائید کے لئے کھڑا کیا تھا۔ وہ سلسلہ میرا ہی قائم کردہ سلسلہ ہے۔ یہ سنتے ہی منافق دب گئے۔ اور انہیں میدان میں نکلنے کی ظاہرہ طور پر جرأت نہ ہوئی۔ اور ہوتی بھی کس طرح۔ جبکہ خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے ساتھ نصرت الٰہی کے وعدے تھے۔ قصہ مختصر یہ کہ چھ سال تک خدا کا بندہ مسیح موعودؑ کا جانشین نور دین برابر منافقین و مخالفین کو چیلنج پر چیلنج کرتا رہا۔ مگر سب کو میدان میں نکلنا موت کے مترادف دکھائی دیا۔

## منافقوں کا سلسلہ حقہ سے خروج

اب جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ فوت ہو چکے ہیں۔ منافقین نے دوبارہ سر نکالا۔ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تباہی کی خوابیں دیکھنے لگ پڑے۔ اور دل ہی دل میں خوشیاں منا رہے ہیں۔ کہ اب تو ہمارا مدعا پورا ہوا۔ کہ ہُوا جس نے ہماری دلی خواہشوں پر پانی پھیر دیا تھا۔ وہ تو دار فانی سے چل دیا۔ بھلا اب کون ہے۔ جو ہمارے مقابل کھڑا ہو سکے۔ اب سرداری کا تاج ہمارے سر ہوگا۔ اس خیال کا دل میں آنا تھا۔ کہ ان کی طرف سے عَلمِ بغاوت بلند ہو گیا۔ مومنوں کو کہنے لگے۔ یاد رکھو! آئندہ کبھی بھی مسیح موعود کو نبی اللہ نہ کہنا۔ وہ تو ایک مجدد تھے۔ انہوں نے تو بہت سی باتوں کے سمجھنے میں شدید غلطی کھائی ہے۔ وہ کوئی حکم عدل ہو کر آئے تھے؟ کہ ان کی ہر بات بلا چون وچرا تسلیم کر لی جائے ان کا انکار معمولی سی بات ہے۔ جب آپ نبی نہ تھے۔ تو ان کے بعد خلافت کا سلسلہ کیسا۔ ان باتوں سے توبہ کرو۔ اور جس طرح ہم دوسروں کے ساتھ مل گئے ہیں۔ تم بھی اگر چین کی زندگی بسر کرنا چاہتے ہو۔ تو ان کے ساتھ مل جاؤ۔ پھر تمہیں کوئی کچھ نہ کہے گا۔ یہ کہہ کر خدا کے رسول کے تخت گاہ کو چھوڑ اور لاہور چل دیئے۔ وہاں جا کر مومنوں کے خلاف جو کچھ کیا۔ وہ تو ظاہر ہی ہے۔ محتاج بیان نہیں۔

## وہ موعود اور مقدس خلیفہ جس کے ہاتھوں اسلامی غلبہ مقدر ہے

زمین و آسمان کا خدا یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ مگر چپ تھا۔ کہ منافق کرتے کیا ہیں۔ آخر آسمانی بشارتوں کے ظہور کا وقت قریب آگیا۔ اور مومنین کی جماعت یہ سُنکر کہ وہ آرہا ہے۔ جس کے ہاتھوں اسلام کی فتح اور شیطان کی موت مقدر ہے۔ سجدہ میں گر گئے۔ اور لگے خدائے اسلام سے دعاؤں پر دعائیں مانگنے۔ کہ اے خدائے ذوالجلال اپنے مقدس انسان کو ہمارے درمیان جلد کھڑا کر تا ہم اس موعود اور اولوالعزم خلیفہ کا نورانی چہرہ دیکھ کر اپنے دلوں کی پیاس بجھا سکیں۔

چونکہ خدا اپنے بندوں کی سُنتا ہے۔ اس لئے جلدی مومنین کی دعائیں سُن لی گئیں۔ اور وہ آگیا۔ جس کی مومنوں کو انتظار تھی۔ اب مومنوں کے لئے اور کونسا خوشی کا مقام ہو سکتا تھا۔ وہ اور بھی خدا کے راستہ میں قربانیاں کرنے کے لئے پہلے کی نسبت زیادہ اپنے آپ کو مستعد پاتے ہیں۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں۔ کہ ہمارا خدا رحمٰن اور رحیم خدا ہے۔ وہ ہمارے کئے کا بڑھ چڑھ کر بدلہ دے گا۔

دنیا والو! جانتے ہو۔ آنے والا کون تھا؟ سنو! وہ وہ تھا جس نے تختِ خلافت پر بیٹھتے ہی باطل کی دھجیاں بکھیرنی شروع کر دیں اور حق اس کے ہاتھوں ترقی کرنے لگا۔ اس کی آمد سے ہزاروں مردے جی اُٹھے۔ لاکھوں روحانی مریض شفا پا گئے۔ کروڑوں اسیروں کی رستگاری کا موجب ہُوا۔ مبارک مبارک ہاں مبارک!!

محمود! تو خدا کے مسیح کا لختِ جگر۔ اور مومنوں کی آنکھ کا تارا ہے۔ تیرے آنے سے مومنوں کی جان میں جان آگئی۔ اب شیطان کی موت کا دن قریب ہے۔ مومنو! خوشی سے اچھلو۔ خدا کی توحید کے ترانے گاؤ۔ تمہاری قسمت جاگ اٹھی۔ انسانی قلوب قبضۂ شیطان سے نکل کر بادشاہوں کے بادشاہ شہنشاہوں کے شہنشاہ کے قبضہ میں آگئے۔ منافقو! پچیس سالہ اپنی زندگی کا عبرتناک مرقع دیکھ کر ندامت محسوس کرو۔ اپنے کئے پر پچھتاؤ۔ دیکھو! مومنوں کے خدائے جبار و قہار نے کس قدر تمہیں ذلت کا منہ دکھایا۔ کاش تم میں خدا کا خوف اور عاقبت کا فکر پیدا ہو۔ تا تم دیکھ سکو۔ کہ مومنوں کے خدا نے جس کی لاٹھی میں آواز نہیں۔ تمہیں کہاں سے کہاں تک پہنچا دیا

## کان کھول کر سن لو

جس قدر بھی تم محمود کی تباہی کے خواہاں ہوگے۔ اتنا ہی محمود کا خدا تمہیں ذلیل و رسوا کرے گا۔ مصری پارٹی کے ممبرو! کاش تم اہل پیغام سے ہی عبرت حاصل کر کے محمود کے در پہ آگرو۔ تا خدا تمہاری ان چند سالہ ہلاکت آفرین لغزشوں کو معاف فرما دے۔ مگر میں غلطی کر رہا ہوں۔ وحی خدا میں تو تمہارے لئے ہلاکت ہی ہلاکت مقدر ہے۔ جتنا زور لگا سکتے ہو۔ لگا کر دیکھ لو۔ آخر کار محمود ہی کی فتح ہوگی۔ اور مومن ہی غلبہ پائیں گے۔ کیونکہ "ہر ایک شخص جو خدا تعالےٰ کی طرف سے آتا ہے۔ بہت سے کوتہ اندیش ناخدا ترس اسکی ذاتیات میں دخل دے کر طرح طرح کی نکتہ چینیاں کیا کرتے ہیں۔ کبھی اس کو عہد شکن قرار دیتے ہیں۔ اور کبھی اسکو لوگوں کے حقوق تلف کرنے والا اور مال خور اور بد دیانت اور خائن قرار دیتے ہیں۔ کبھی اس کا نام شہوت پرست رکھتے ہیں۔ اور کبھی اس کو عیاش اور خوش پوش اور خوش خور سے موسوم کرتے ہیں۔ اور کبھی جاہل کر کے پکارتے ہیں۔ اور کبھی اسکو ان صفات سے شہرت دیتے ہیں۔ کہ وہ ایک خود پرست متکبر۔ بدخلق ہے۔ لوگوں کو گالیاں دینے والا اور اپنے مخالفین کو سب وشتم کرنے والا۔ بخیل زر پرست۔ کذاب۔ دجال۔ بے ایمان۔ خونی ہے۔ یہ سب کچھ خطاب ان لوگوں کی طرف سے خدا کے نبیوں اور ماموریں کو ملتے ہیں۔ جو سیاہ باطن اور دل کے اندھے ہوتے ہیں۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نسبت بھی یہی اعتراض اکثر خبیث فطرت لوگوں نے کئے ہیں۔ کہ اُس نے اپنی قوم کے لوگوں کو رغبت دی۔ کہ تا وہ مصریوں کے سونے چاندی کے برتن اور زیور اور قیمتی کپڑے عاریتاً مانگیں۔ اور محض دروغگوئی کی راہ سے کہیں۔ کہ ہم عبادت کے لئے جاتے ہیں چند روز تک یہ تمہاری چیزیں واپس لا کر دیدینگے۔ اور دل میں دغا تھا۔ آخر عہد شکنی کی۔ اور جھوٹ بولا۔ اور بیگانہ مال اپنے قبضہ میں لا کر کنعان کی طرف بھاگ گئے۔ اور درحقیقت یہ تمام اعتراضات ایسے ہیں۔ کہ اگر معقولی طور پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان کا جواب دیا جائے۔ تو بہت سے احمق اور پست فطرت ان جوابات سے تسلی نہیں پا سکتے۔ اسلیئے خدا تعالےٰ کی عادت ایسے نکتہ چینوں کے جواب میں یہی ہے۔ کہ جو لوگ اسکی طرف سے آتے ہیں۔ وہ ایک عجیب طور پر ان کی تائید کرتا ہے۔ اور متواتر آسمانی نشان دکھلاتا ہے۔ یہانتک کہ دانشمند لوگوں کو اپنی غلطی کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ اور وہ سمجھ لیتے ہیں۔ کہ اگر یہ شخص مفتری اور آلودہ دامن ہوتا۔ تو اسکی تائید کیوں ہوتی۔ کیونکہ ممکن نہیں۔ کہ خدا ایک مفتری سے ایسا پیار کرے۔ جیسا کہ وہ اپنے صادق دوستوں سے کرتا ہے"

(اربعین نمبر ۴ صفحہ ۳۲)

اے منکرین خلافت! اگر تم میں شرم و حیا باقی ہے۔ تو للہ اپنے کاموں پر نظر ثانی کرو۔ تا تمہیں معلوم ہو جائے۔ کہ تم سراسر دوزخ ہی کو خرید رہے ہو۔ تمہاری عداوت محمود کے ساتھ نہیں۔ بلکہ خدائے ذوالجلال کے ساتھ ہے۔ جس کی قہری تجلی ایک آن کی آن میں تمہیں تباہ و برباد کر دے گی۔ کان کھول کر سنو! خدا کا قائم کردہ خلیفہ۔ مومنوں کا سردار بے خوف و خطر تمہیں مخاطب کرتے ہوئے کیا فرماتا ہے۔ وہ فرماتا ہے۔

آزمائش کے لئے تم نے چنا ہے مجھکو
پشت پر ٹوٹ پڑے ہو مری شمشیروں سے
حق تعالیٰ کی حفاظت میں ہوں میں یاد رہے
وہ بچا لیگا مجھے سارے خطا گیروں سے
میری غیبت میں لگا لو جو لگانا ہو زور
نیر بھی پھینکو کرو حملے بھی شمشیروں سے
پھیر لو جتنی جماعت ہے میری بیعت میں
باندھ لو ساروں کو تم مکر کی زنجیروں سے
پھر بھی مغلوب رہو گے مرے تا یوم البعث
ہے یہ تقدیر خداوند کی تقدیروں سے
ماننے والے مرے بڑھ کے رہینگے تم سے
یہ قضاء وہ ہے جو بدلے گی نہ تدبیروں سے
مجھ کو حاصل نہ اگر ہوتی خدا کی امداد
کب کے تم چھید چکے ہوتے مجھے تیروں سے

اے خادمانِ محمود

تم بھی سنو! تمہارے مقدس خلیفہ کا مقدس باپ خدا کا راستباز نبی مسیح موعود کیا فرماتا ہے۔ وہ فرماتا ہے۔ کہ

"اے عزیزو! تم نے وہ وقت پایا ہے۔ جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے۔ اور اس شخص کو یعنی مسیح موعود کو تم نے دیکھ لیا۔ جس کے دیکھنے کے لئے بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی۔ اسلیئے اب اپنے ایمانوں کو خوب مضبوط کرو۔ اور اپنی راہیں درست کرو۔ اپنے دلوں کو پاک کرو۔ اور اپنے مولیٰ کو راضی کرو۔ دوستو! تم اس مسافر خانہ میں محض چند روز کے لئے ہو۔ اصلی گھروں کو یاد کرو۔ تم دیکھتے ہو۔ کہ ہر ایک سال کوئی نہ کوئی دوست تم سے رخصت ہو جاتا ہے۔ ایسا ہی تم بھی کسی سال اپنے دوستوں کو داغ جدائی دے جاؤ گے۔ سو ہوشیار ہو جاؤ۔ اور اس پُر آشوب زمانہ کی زہر تم میں اثر نہ کرے۔ اپنی اخلاقی حالتوں کو بہت صاف کرو۔ کینہ اور بغض اور نخوت سے پاک ہو جاؤ۔ اور اخلاقی معجزات دنیا کو دکھلاؤ۔" اربعین نمبر ۴ صفحہ ۹

پس مبارک ہے وہ جو ان باتوں پر عمل کر کے خدا کو راضی کرتا ہے۔ وہی ہے۔ جس کا قدم صدق کا قدم ہے۔ اے ہمارے خدا ہمیں ان باتوں پر عمل کرنے کی بڑھ چڑھ کر توفیق عطا فرما۔ آمین یا رب العالمین۔

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

حضرت محمود کا ادنیٰ خادم خواجہ خورشید احمد مجاہد سیالکوٹی قادیان

---

# تحریک جدید میں بیرون ہند کی جماعتوں کی قابل تعریف اور قابل قدر کوششیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۳۰ جون کے خطبہ میں "تحریک جدید کی مالی قربانیوں" میں حصہ لینے والے مخلصین سے جو تحریک فرمائی۔ کہ وہ اپنے وعدے کو ۱۵ اگست تک سو فی صدی پورا کر لینے کی کوشش کریں۔ چنانچہ ہندوستان کی اکثر جماعتوں نے جہاں اپنے وعدوں کے بڑے حصے کو ادا کر لینے کی کوشش کی ہے اور برابر کر رہے ہیں۔ وہاں بیرون ہند کی جماعتوں اور افراد نے بھی اپنے پیارے امام کے ارشاد پر عملاً لبیک کہنے کی کوشش کی ہے۔ اور بیرون ہند کی جو جماعتیں ابھی خاموش ہیں۔ انہیں توجہ کر کے حضور کی دعا اور خوشنودی حاصل کرنی چاہیئے۔ چنانچہ ذیل میں بیرون ہند کی بعض جماعتوں کے افراد کی کیفیت پیش کی جاتی ہے۔ تا وہ جماعتیں اور افراد خواہ ہندوستان کے ہوں۔ یا بیرون ہند کے۔ جو خاموش ہیں۔ پوری توجہ فرمائیں۔

(۱) جماعت نیروبی۔ افریقہ کی جماعتوں میں یہ مرکزی جماعت ہے۔ اور اس جماعت کے وعدے کی رقم بیرون ہند کی تمام جماعتوں سے زیادہ ہوتی ہے۔ اور یہ جماعت نہایت شاندار قربانیاں کرنے والی ہے۔ چنانچہ اس سال میں جماعت کا وعدہ پانچ ہزار شلنگ تھا۔ اس جماعت کے سکرٹری مال تحریک جدید ڈاکٹر عمر الدین صاحب ہیں۔ جو اپنے امام کے حضور جماعت کی قربانی کا وعدہ پیش کر لینے کے بعد عملاً اس کے پورا کر لینے کے فکر میں ہوتے ہیں۔ ان کی دلی خواہش اور تڑپ رہتی ہے۔ کہ ان کی جماعت کے جو احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی آواز پر لبیک کہہ چکے ہیں۔ ان کا عملاً بھی وعدہ جلد تر پورا ہو جائے۔ اس دفعہ جب ان کو حضور کے خطبات ۷ اپریل ۵ مئی کے ملے۔ تو انہوں نے پوری توجہ کی۔ اور جماعت کے مخلصین نے وعدوں کا بڑا حصہ ادا کر دیا۔ ۳۰ جون کا خطبہ ملنے کے وقت وہ چونکہ ہندوستان آنے کے لیئے رخصت پر تشریف لانے والے تھے۔ اس لئے ان کے قائم مقام مکرم ماسٹر محمد اکرم خاں صاحب غوری چونکہ خود سکرٹری تھے۔ اس لئے ان کا پہلا فرض تھا۔ کہ وہ خود اپنا چندہ ادا کر کے دوسروں کو توجہ دلاتے۔ اسلیئے وہ اپنے متعلق لکھتے ہیں۔ عاجز ان دنوں سخت مشکلات میں ہے۔ حیران تھا۔ کہ اپنے آقا کے حکم کی تعمیل کیونکر کروں۔ بظاہر کوئی ذریعہ نظر نہ آتا تھا۔ آخر کار عاجز نے اپنے گھر کا کچھ فرنیچر فروخت کر دیا۔ اس طرح حضور کے دو مطالبات پورے کرنے کا موقعہ مل گیا۔ ایک تو سو فی صدی وعدہ پورا کرنے کا۔ دوسرے سادہ زندگی کا۔ غوری صاحب نے وعدہ سو فی صدی پورا کرنے والوں کی فہرست دے کر لکھا۔ کہ ان کے نام حضرت کے حضور دعا کے لئے پیش ہوں۔ میں نے ان سب احباب کے نام پیش کر دیئے ہیں۔ اور دعا کی درخواست حضور کی خدمت میں پیش کی ہے۔ اس کے علاوہ احباب کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ دفتر فنانشل سکرٹری تحریک جدید ان احباب کے نام جن کا وعدہ سو فی صدی پورا ہو جائے۔ اسی دن حضور کے پیش کر کے دعا کی درخواست کرتا ہے۔ جس دن کسی کا وعدہ سو فی صدی پورا ہو۔ پس وہ احباب جنہوں نے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ۱۵ اگست والے ارشاد پر وعدہ پورا کیا ہے۔ وہ اطمینان فرمادیں۔ کہ فنانشل سکرٹری تحریک جدید اپنا فرض سمجھتا ہے۔ کہ ایسے دوستوں کے نام پیش کرے۔ اور عملاً ایسے احباب کے نام پیش کر رہا ہے۔

(۲) ڈاکٹر احمد الدین صاحب اکولہ افریقہ آپ کا خط مع خطبہ ۳۰ جون ۱۹۳۹ء سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ مورخہ ۶ اگست کو موصول ہوا۔ میرا وعدہ چندہ تحریک جدید سال پنجم و سال اول ماہ اکتوبر کے اخیر میں ادا کرنے کا تھا۔ کیونکہ میں نے تھوڑا عرصہ ہوا۔ ایک مکان دار الامان میں تحریک جدید کے ماتحت بنایا تھا۔ مگر مکان پر خرچ میرے اندازہ سے بہت زیادہ ہو گیا۔ اور میں نے روپیہ دوستوں سے قرض لے کر دیا۔ پس میرا ارادہ قرض ادا کرنے کے بعد چندہ تحریک جدید ادا کرنے کا تھا۔ مگر حضرت اقدس کا خطبہ ۳۰ جون پڑھ لینے کے بعد میرے دل اور ایمان نے مجبور کر دیا۔ کہ میں ۱۵ اگست تک ادا کروں۔ لیکن جیسا کہ عرض کیا ہے۔ میرے پاس کچھ نہ تھا۔ دل بے قرار تھا۔ بندہ ایک جنگل میں کہ جہاں ڈاک بھی دار السلام سے ۱۵ دن میں پہنچتی ہے بیٹھا ہوا تھا۔ اللہ تعالےٰ کا احسان اور فضل ہے۔ کہ اس نے میرے دل کی تڑپ کو سنا اور حضور کے ارشاد پر عملاً لبیک کہنے کی توفیق عطا فرمائی۔ ایک دوست سے۔ ان سے قرض مانگا۔ انہوں نے روپیہ دے دیا۔ لہذا اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہوا 335/-/- شلنگ سال پنجم اور 50/-/- شلنگ سال اول کے جس کا وعدہ کیا تھا۔ ارسال ہیں۔ آپ کو ۱۵ اگست تک مرکز میں پہنچ جائیں گے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ (آپ کے پانچوں سالوں کا چندہ سو فی صدی پورا ہو گیا۔ بیرون ہند کے ہر ایک دوست کو اپنا حساب یاد کر کے اپنی تسلی کر لینی چاہیئے۔ کہ ان کے گذشتہ کسی سال میں تو کمی نہیں۔ اگر گذشتہ کسی سال میں نہیں دیا ہے۔ تو اب دیگر پانچوں سالوں کا وعدہ سو فی صدی پورا کر لیں۔ ہندوستان کی جماعتوں اور افراد کو بھی یہ یاد رہنا چاہیئے۔ کہ اگر ان کے گذشتہ کسی سال میں کمی ہے۔ تو اس سال کا چندہ دے کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پانچہزار والی فوج میں شامل ہو لیں۔ اگر کسی نے پانچ سال میں سے کسی ایک سال کا چندہ نہ دیا ہوگا۔ تو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان کا نام پانچ سالہ فہرست میں نہیں آئیگا۔

(۳) صدر جماعت دار السلام افریقیہ۔ ایاز صاحب لکھتے ہیں۔ میں اللہ تعالےٰ کا ہزار ہزار بار شکر ادا کرتا ہوں۔ کہ میں آج ۱۴ راگست کو اس قابل ہوں۔ کہ نہایت خوشی و مسرت کے ساتھ حضور والا جاہ کی خدمت اقدس میں یہ عریضہ پیش کروں۔ کہ جماعت دار السلام کے آٹھ احباب وعدہ کرنے والے تھے۔ ان میں سے سات احباب نے (جن کے نام معہ رقم درج ہیں) اپنا وعدہ سو فی صدی پورا کر دیا۔ ان سب کے لئے حضور کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ اور ایک صاحب جو نہایت مخلص کارکن اور ایثار پیشہ ہیں۔ ان کے لئے حضور دعا فرمائیں۔

(۴) مکرم مختار احمد صاحب ایاز دار السلام سے حضور کی خدمت میں لکھتے ہیں۔ کہ والدم حاجی جلال الدین صاحب اس دار فانی سے عالم جاودانی میں رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس غریب الوطنی اور دور افتادگی میں یہ خبر نہایت شاق گذری۔ تاہم اپنے مولیٰ حقیقی کی رضا بہر حال مقدم ہے۔ میں اس اطمینان کے ساتھ راضی برضائے الٰہی ہوں۔ اور حزین رنجور اور دلفگار دل کے ساتھ دربارِ خلافت میں ذیل کی درخواستیں پیش کرتا ہوں۔

(۱) میرے والد مرحوم کے لئے حضور خاص دعا فرماویں۔ اللہ تعالےٰ ان کو جنت الفردوس میں اپنے قرب وجوار میں جگہ دے۔ میں ایک درجن احباب نے ان کا جنازہ پڑھا۔ تاہم بادب التماس ہے۔ کہ ازراہِ شفقت و ذرہ نوازی مرحمت فرمودہ اس دیرینہ غلام پر احسانِ عظیم کے طور پر مرحوم کا جنازہ غائب حضور والا جاہ پڑھیں۔

(۲) مرحوم بوجہ مالی تنگی اور نہ ہونے ذریعہ آمد کے باعث تحریک جدید میں حصہ نہ لے سکے۔ البتہ میں نیت کرکے ان کی طرف سے دیتا رہا۔ مگر اب میں درخواست کرتا ہوں۔ کہ مندرجہ ذیل رقوم میرے والد مرحوم کی طرف سے تحریک جدید میں قبول و منظور فرمائی جاویں۔ تا مرحوم سپاہیانِ مسیح موعود کی فہرست میں شامل ہو جائیں۔ سال اول -/-/5 روپے سال دوم -/-/7 سال سوم -/-/9 سال چہارم -/-/11 سال پنجم -/-/13 کل -/-/45 یا 67 شلنگ ہیں یہ رقم انشاء اللہ ۱۵ راگست سے قبل ادا کردونگا۔ نیز آئندہ پانچ سال کا چندہ بھی مرحوم کی طرف سے حسب ذیل منظور و قبول ہو۔ میں یہ رقم بھی جلد تر انشاء اللہ تعالےٰ داخل کرونگا۔ حضور والا جاہ ہر سال موعودہ رقم برآمد کروا لیں۔ سال ششم -/-/15 روپیہ سال ہفتم -/-/17 ہشتم -/-/19 سال نہم -/-/21 سال دہم -/-/23 کل -/-/95 روپیہ یعنی 145 شلنگ علاوہ ازیں مسجد اقصےٰ کے لئے دس اور پانچ اپنے والد بزرگوار مرحوم کی طرف سے دے رہا ہوں۔ اور ارادہ یہ ہے۔ کہ اسی ماہ میں مرحوم کی طرف سے ایک صد روپیہ "منارۃ المسیح" میں ارسال کروں۔ تا مرحوم پر اللہ تعالےٰ کی رحمت نازل ہو حضور والا جاہ کی خدمت والا میں درخواست ہے۔ کہ میرے حزین اور رنجور دل پر لطف و احسان کی مرہم لگاویں۔ ان درخواستوں کو شرف قبولیت بخشا جائے۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے دعا فرمائی اور مالی قربانیوں پر جزاکم اللہ احسن الجزاء رقم فرمایا۔ اللہ تعالےٰ آپ کے والد مرحوم پر اپنی رحمت کی بارش نازل فرمائے۔ اور اپنے سایۂ عاطفت میں جگہ دے۔ اور آپ نے جو قربانی ان کے لئے کی ہے۔ اسے قبول فرما کر ان کو اور آپ کو ثواب عظیم عطا فرمائے۔

بیرون ہند کی جماعتوں کو خصوصاً مشرقی افریقہ۔ مغربی افریقہ۔ فلسطین امریکہ اور جزائر سماٹرا و جاوا وغیرہ کی جماعتوں کو فوری توجہ کرکے اپنے وعدے پورے کرنے چاہئیں۔ بیرون ہند کی جو جماعتیں یا افراد اپنے وعدے کی سالم رقم اخیر ستمبر تک مرکز میں پہنچا دینگی۔ ان کا وعدہ پندرہ اگست والی میعاد کے اندر سمجھا جائیگا۔ پس ہر جماعت اور ہر فرد کو اپنا وعدہ سو فی صدی پوری توجہ سے پورا کرنا چاہیئے۔ نیز ہندوستان کی جماعتوں اور افراد کو بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جو جماعتیں اپنے مقامی سکرٹری کو ۱۴ راگست تک ادا کر دیں۔ یا ستمبر کے پہلے ہفتہ تک مرکز میں اپنا وعدہ پہنچا دیں۔ وہ بھی ۱۵ راگست کی میعاد کے اندر ادا کرنے والی سمجھی جاویگی۔ والسلام

خاکسار برکت علی خاں فنانشل سکرٹری تحریک جدید۔

# عیسائی مشن!

## توریت میں آنحضرت صلعم کے متعلق ایک عظیم الشان شہادت اور مسیحی حضرات کی کھلی ضلالت

(۲)

(۱) چنانچہ پادری ڈبلیو گولڈسیک صاحب "حضرت محمدؐ اور بائیبل مقدس" ایک رسالہ لکھتے ہیں۔ جس میں بشارات محمدیہؐ کو عذرات رکیکہ اور نہایت عامیانہ بہانوں سے ٹالنے کی سعی ناکام کرتے ہوئے مقدور بھر خامہ فرسائی کرتے ہیں۔ وہی پامال و فرسودہ دلائل ہیں۔ کہ جن کے پرخچے براہین قاہرہ سے کئی بار فضائے آسمانی میں اڑائے جا چکے ہیں۔ وہی خام خیالیاں کہ جن کی تار و پود کو بارہا بکھیر کر رکھ دیا گیا۔ وہی پرانے پیش پا افتادہ سطحی دلائل اور رکیک قیاس آرائیاں کہ جن کی سمع خراشی سے ہمارے کان تک پک چکے ہیں۔

(ب) علاوہ بریں اعتراض المسلمین مع جوابات (مصنفہ پادری ڈبلیو سینٹ کلر ٹیسڈیل صاحب ایم۔ اے۔ ڈی۔ ڈی) کے آخری صفحات بھی اسی کوشش نامسعود میں سیاہ کئے جاتے ہیں

(ج) اسی سلسلہ میں پادری احمد شاہ صاحب کی تازہ شائع شدہ کتاب "مسیح کے بارہ میں پیشگوئیاں" بھی قابل ذکر ہے۔ جس میں رسول مقبول صلعم کے متعلق بعض بشارات کو غاصبانہ انداز میں حضرت مسیح ؑ پر چسپاں کرنے کے لئے بہت کھینچ تان کی گئی۔ اور ہاتھ پیر مارے گئے ہیں۔ گویا پادری صاحب آفتاب نیم روز کی تجلی و عالمتابی کو کرمک شب تاب سے وابستہ کیا چاہتے ہیں۔ مسیحی حضرات کی یہ تینوں مایۂ ناز کتابیں پیش نظر رکھتے ہوئے میں رسول مقبول صلعم کے لئے مسطورہ بالا تورات کی پیشگوئی کے متعلق ان کی نامعقول عذر تراشی کا جواب دیتا ہوں۔ وباللہ التوفیق۔ چنانچہ ان تینوں کتابوں میں استثناء ۱۸ باب کی بشارت مثیل موسیٰ پر بڑے طمطراق سے خوب خامہ فرسائی کی گئی۔ لیکن ان فرسودہ دلائل کی نقاب کشائی پر حقیقت شناس اور صداقت پسند احباب ایک طرفۃ العین کے لئے بھی ان عذرات کو مبنی بر حقیقت نہیں سمجھ سکتے۔ بلکہ یہی دکھائی دیتا ہے۔ کہ پادری صاحبان آنکھوں پر تعصب کی پٹی باندھ کر ضلالت کی دلدل میں پھنسے جا رہے ہیں۔ چنانچہ سب سے پہلا عذر اس بشارت پر یہ تراشا گیا۔

**پہلی ضلالت۔** پادری ڈبلیو گولڈسیک صاحب "بھائیوں سے بنی اسرائیل مراد ہیں"۔ کے عنوان کے نیچے لکھتے ہیں۔ کہ سوائے تعصب کے اور کوئی بات اس کے ماننے پر مجبور نہیں کر سکتی۔ کہ تیرے بھائیوں کے فقرہ سے غیر یہود مراد ہیں۔ کیونکہ یہ لفظ بھائیوں اسی استثناء کی کتاب میں برابر اسی معنی میں (صریحاً بنی اسرائیل کے لئے) مختلف مقامات میں استعمال ہوا ہے۔ اس قسم کے مقامات کے چند حوالوں سے صاف ظاہر ہو جائے گا۔ کہ یہ دعوےٰ کہ بنی اسرائیل کے بھائیوں سے بنی اسماعیل مراد ہیں۔ بالکل بے بنیاد ہے۔ چنانچہ استثناء $\frac{۱۷}{۱۴\text{-}۱۵}$ میں بھائیوں کا لفظ صریحاً خود اسرائیلیوں کے لئے استعمال ہوا ہے۔ ...... "اپنے بھائیوں میں سے ایک کو اپنے اوپر بادشاہ مقرر کرنا"

(ب) پھر لکھا ہے۔ تم اپنے بھائیوں سے جو بنی اسرائیل ہیں۔ ایک دوسرے پر سختی کرکے خدمت مت لو۔ احبار $\frac{۲۵}{۴۶}$۔ ان مقامات ...... سے صاف ظاہر ہے۔ کہ جب خدا نے حضرت موسیٰ کو فرمایا۔ کہ ان کے لئے ان کے بھائیوں میں سے ایک نبی برپا کروں گا۔ تو اس سے عرب کا قبیلہ قریش مراد نہیں تھا۔ بلکہ خود بنی اسرائیل ہی مراد تھے۔ اور یہ بات ایسی صاف اور واضح ہے۔ کہ اس کورانہ تعجب پر حیرت ہوتی ہے۔ جو اس کے خلاف تاویل کرنے پر مجبور کرتا ہے۔ حضرت محمدؐ اور بائیبل مقدس صفحہ ۲۶،
اعتراض المسلمین صفحہ ۱۲۲۔

**الجواب۔** پادری صاحبان۔ ہوش کو ٹھکانے کیجئے گا۔ کورانہ تعصب اور ضلالت کی پٹی آنکھوں سے اتار دیئے۔ اور اپنی اس بازیچۂ طفلاں دلیل کا سارا تار و پود بکھرتا دیکھیئے۔ ؎

دشمن دیں تیرے حملے تو سہے سب ہم نے
اب جگر تھام کے بیٹھو میری باری آئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پادری صاحبان - آپ کیا پادر ہوا باتیں کرتے ہیں - غور تو کرو - بھائی کا لفظ حقیقی بھائی کے لئے ہی نہیں - بلکہ اور کئی لحاظ سے استعمال ہو سکتا ہے - اور بائیبل میں استعمال ہوا - بالخصوص رحمی رشتہ سے قریبی رشتہ داروں کے لئے یہ لفظ عام استعمال ہوا - پیدائش ۳۱/۳۲ و ۲۹/۱۵، ۳۱/۵۴، ۱۳/۸ - آپ تورات میں بھائیوں کا لفظ بنی اسرائیل کے لئے دیکھ کر بضد ہیں کہ متنازعہ فیہ بشارت میں بھی بھائیوں سے مراد بنی اسرائیل ہیں - تعصب کے پردے اٹھائیے - اور بنظر خلوص دیکھئے - تو معلوم ہوگا - کہ تورات میں بھائیوں کا لفظ بنی اسرائیل تک محدود نہیں - بلکہ بنی اسماعیل اور بنی عیسو کے لئے بھی یہ لفظ مستعمل ہوا - مقام حیرت ہے - اور اس تثلیثی عقل و فہم پر تعجب - کہ بھائیوں کا لفظ بنی اسرائیل کے لئے آپس میں استعمال ہونا اس امر کی دلیل کہاں سے بن گئی - کہ یہ لفظ بنی اسماعیل و دیگر کے لئے استعمال نہیں ہو سکتا - جبکہ تورات کے متعدد مقامات اس خیال کو رد کرتے ہیں - چنانچہ جہاں تورات میں بھائیوں کے لئے بنی اسرائیل کے لئے آپس میں مستعمل ہوا - وہاں بنی اسماعیل کو بھی بنی اسرائیل کے بھائی کہا گیا - اور علیٰ ہذا القیاس "بنی عیسو" "بنی اسرائیل" اور "بنی اسماعیل" میں بھی یہی رشتہ اخوت بتلایا گیا -

## بنی عیسو کے بھائی بنی اسرائیل

حضرت اسحاق کے دو بیٹے تھے - جن کو دو قومیں اور دو امتیں کہا گیا - پیدائش ۲۵/۱۳ ایک عیسو یا ادوم اور دوسرا یعقوب یا اسرائیل - عیسو کی نسل بنی عیسو یا ادومی کہلائی - یعقوب کی نسل بنی اسرائیل کہلائی - چنانچہ تورات میں ان دونوں قوموں کو آپس میں بھائی بھائی پکارا گیا - استثنار ۲/۸، ۲۳/۸، ۲/۲۸ عبدیاہ ۱/۱۲ حالانکہ یہ دو الگ الگ قومیں تھیں - لیکن ان کا باپ ایک ہی تھا - (یعنی اسحاق) اسی طرح بنی اسرائیل اور بنی اسماعیل دو الگ الگ قومیں ہیں - ان کا باپ (ابراہیم) ایک ہی ہے - اس عظیم الشان رشتہ کے اعتبار سے ان دونوں قوموں کو آپس میں بھائی بھائی کہا گیا -

## بنی عیسو کے بھائی بنی اسماعیل

چونکہ بنی اسرائیل بنی اسماعیل اور بنی عیسو تینوں قوموں کا مورث اعلیٰ اور باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں - اسلئے ان تینوں قوموں کو بھی آپس میں بھائی بھائی کہا گیا - چنانچہ یرمیاہ ۴۹/۱۱ میں بنی عیسو کی تباہی کی پیشگوئی کے دوران میں لکھا ہے - "مگر میں نے عیسو کو ننگا کیا - اس کے پوشیدہ مکانوں کو کھول دیا - تو وہ چھپ نہیں سکا - میں نے اسکی نسل اس کے بھائیوں اور اس کے ہمسایوں کو ہلاک کیا" - اب یہاں سوال پیدا ہوتا ہے - کہ عیسو کی نسل تو ہوئی - بنی عیسو اس کے بھائی کون ہوئے؟ بنی اسرائیل تو مراد نہیں ہو سکتے - کیونکہ بنی عیسو بنی اسرائیل کے سخت دشمن اور خون کے پیاسے تھے - اور اپنے ہاں بسنے بھی نہ دیتے تھے" - گنتی ۲۰/۱۴-۲۱ حزقی ایل ۳۷ باب - ہاں یہاں بھائیوں سے مراد قوم بنی اسماعیل کے افراد ہیں - کیونکہ عیسو نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی بیٹی بسمت سے شادی کی - پیدائش ۲۸/۹ ۳۶/۳ - اور اس رشتہ کے اعتبار سے بنی اسماعیل بنی عیسو کے نہایت قریبی رشتہ دار بن گئے - اور ان دونوں قوموں کا رشتہ اور زیادہ مستحکم ہو گیا - تو لازماً بنی عیسو کے پاس قوم بنی اسماعیل کے افراد آباد ہوئے - جن کو مذکورہ آیات میں بنی عیسو کے بھائی کہا گیا - پس معلوم ہوا - بنی اسرائیل بنی اسماعیل آپس میں بھائی بھائی کہلاتے تھے -

## بنی اسرائیل بنی اسمٰعیل کے بھائی ہیں

اب میں اتمام حجت کے لئے تورات کا حتمی اور قطعی فیصلہ پیش کرتا ہوں - اور ثابت کرتا ہوں - کہ بنی اسرائیل بنی اسماعیل کے بھائی ہیں - چنانچہ سیدہ ہاجرہ کو خدا تعالےٰ کا فرشتہ خطاب کر کے کہتا ہے - "میں تیری اولاد کو بہت بڑھاؤں گا - کہ وہ کثرت سے گنی نہ جائے - اور خداوند کے فرشتہ نے اس سے کہا - تو حاملہ ہے - اور ایک بیٹا جنیگی - اس کا نام اسماعیل رکھنا - کہ خداوند نے تیرا دکھ سن لیا - اور وہ بادیہ نشین ہوگا - ...... اور وہ اپنے سب بھائیوں کے سامنے بود و باش کرے گا - پیدائش ۱۶/۱۲ (ب) "یہ اسماعیل کے بیٹے ہیں - اور ان کے نام ان کی بستیوں اور محلوں میں یہ ہیں - اور یہ اپنی امتوں کے بارہ رئیس تھے - اور اسماعیل کی حیات کے برس ۱۳۷ تھے - اور وہ جان بحق تسلیم ہوا - اور مر گیا - اور اپنے لوگوں میں جا ملا - اور وہ حویلہ سے شور تک جو مصر کے سامنے اس راہ میں ہے - جس کو اسُور کو جاتے ہیں - بستے تھے - ان کا قطعہ زمین سب بھائیوں (یعنی بنی اسرائیل) کے سامنے پڑا تھا پیدائش ۱۵/۲۸ مذکورۃ الصدر آیات سے اظہر من الشمس ہے کہ بنی اسرائیل کے بھائی بنی اسماعیل ہیں - پادری صاحبان کا یہ دکھا دینا کہ بھائی کا لفظ بنی اسرائیل کے لئے آپس میں استعمال ہوتا رہا - اس امر کی ہرگز دلیل نہیں - کہ بنی اسماعیل بنی اسرائیل کے بھائی نہیں ہیں - جبکہ تورات نے حتمی فیصلہ کر دیا - کہ یہ دونوں قومیں آپس میں بھائی بھائی ہیں - پادری صاحبان کو اگر اب بھی تعصب کی بیماری ہے - تو اس کا علاج ارسطو سے بھی نہیں ہو سکتا - اور اس موذی مرض کا علاج افلاطون بھی نہیں کر سکتا - تو پھر میں کیا اور کیا میری بساط - باقی دارد

عبد القادر احمدی لائل پور

---

# چندہ خاص کے متعلق عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ مقامی اور نمائندگان مجلس مشاورت کی ذمہ واری

صدر انجمن احمدیہ کے مالی بار کو ہلکا کرنے کے لئے مجلس مشاورت ۳۸ء میں فیصلہ ہوا تھا - کہ ایک لاکھ روپیہ چندہ خاص کے ذریعہ تین سالوں میں وصول کیا جائے - چنانچہ حسب فیصلہ مجلس مشاورت گذشتہ سال پندرہ ہزار کی اور سنہ حال میں پینتیس ہزار روپے کی تحریک کی گئی تھی - لیکن گذشتہ سال میں اس چندہ کی پوری رقم وصول نہیں ہو سکی - اور سنہ حال میں بھی وصولی کی رفتار امید افزا نہیں - پینتیس ہزار کے مطالبہ کی بنا پر آخر اگست ۳۹ء تک چار ماہ میں قریباً بارہ ہزار روپے کی رقم وصول ہونی چاہیئے تھی - لیکن افسوس ہے کہ اب تک وصولی سنہ رواں میں صرف -/۱۰۰۰ ۵ روپیہ کے قریب ہوئی ہے - موجودہ رفتار سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے - کہ جماعت اس چندے کے ادا کرنے میں کوئی دلچسپی نہیں لے رہی ہے - اور اگر ایسی ہی حالت رہی - تو سال تمام تک مطلوبہ رقم کے کسی معقول حصہ کا پورا ہونا بھی مشکل نظر آتا ہے -

اس چندہ کی تحریک مشاورت کے فیصلہ کی بنا پر تھی - اس صورت میں کس قدر افسوس کا مقام ہے - کہ جماعت خود ہی ایک امر کا فیصلہ کرتی ہے - اور پھر خود ہی اس فیصلہ کے احترام میں اور اس کو عملی جامہ پہنانے میں کمزوری دکھلاتی ہے - یہ امر ہرگز پسندیدہ نہیں ہے - بارہا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مشاورت میں نمائندگان کو فرما چکے ہیں - کہ جس امر کا مشاورت میں فیصلہ ہو جاوے - اسکی پھر پابندی بھی کی جاوے - یہ نہ ہو - کہ یہاں زور شور سے مشورہ دے جاویں - اور واپس جا کر اس پر نہ خود عمل کریں - اور نہ جماعت سے عملدر آمد کرائیں -

چنانچہ چندہ خاص کے بارے میں مشاورت کے فیصلہ کے مطابق تعمیل نہیں کی گئی - اور جماعت سے سخت کوتاہی سرزد ہوئی ہے - اور اس چندہ کی اہمیت کو بالکل نظر انداز کیا گیا ہے - جو ایک زندہ قوم کی شان کے بالکل منافی ہے - کہ وہ اپنے فیصلوں کا خود ہی احترام نہ کرے -

یہ میں مانتا ہوں - کہ اس وقت جماعت بہت سے چندوں کی ادائیگی میں مصروف ہے - لیکن یہ چندے کوئی نئے چندے نہیں - بلکہ مشاورت میں جب چندہ خاص کا فیصلہ ہوا تھا - اس وقت تین سال کی مہلت اسی چندے کے لئے اس لئے دی گئی تھی - کہ جماعت جوبلی فنڈ وغیرہ کے چندوں کی ادائیگی میں مصروف ہوگی - ورنہ یہ چندہ ایک سال کے اندر وصول ہو جانا چاہیئے تھا -

## لہٰذا

احباب اور عہدہ داران جماعت اور نمائندگان مجلس مشاورت کو ان کی ذمہ واری کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی جاتی ہے - کہ وہ حسب فیصلہ مجلس مشاورت اس چندہ کی فراہمی کے لئے پوری کوشش کر کے مطلوبہ رقم کو پوری کر دیں - اور یہ رقم اس صورت میں پوری ہو سکے گی - کہ جبکہ ہر ایک شخص سے اسکی ایک ماہ کی آمد پر ۱۵ فی صدی شرح سے چندہ وصول کیا جائے گا -

پس میں امید کرتا ہوں - کہ اب تک جو اس چندہ کی فراہمی میں کوتاہی ہوئی ہے - جماعت اسکی جلد تلافی کر کے سرخرو ہو گی - دعا ہے - کہ خدا تعالےٰ ہمیں اپنی ذمہ واریوں کو سمجھنے اور ان کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما دے - و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

(ناظر بیت المال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# چین کا ہفتہ

(فاروق کے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے)

## محاصرہ ٹنگسن کے مزید حالات

کسی گذشتہ اشاعت میں معزز ناظرین فاروق نے برٹش علاقہ واقع ٹنگسن کے حالات ملاحظہ فرما لئے ہوں گے۔ حالات کو سلجھانے اور بہتر بنانے کے لئے برٹش گورنمنٹ نے اپنا ایک نمائندہ ٹوکیو بھیجا وہاں حادثہ ٹنگسن کے متعلق جاپانی گورنمنٹ کے نمائندوں کے ساتھ مفصل بحث و تمحیص ہوئی۔ جس کی تفصیلات ہم اپنے اخبار کے جاپانی نامہ نگار سے سننے کے منتظر اور شائق ہیں۔ جو کچھ ہمیں اخبارات سے معلوم ہو سکا ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ جاپانیوں کے کچھ مطالبات برٹش گورنمنٹ نے منظور کر لئے ہیں۔ مثلاً Such Japanese چینی کے چار قاتلوں کو جاپانیوں کے سپرد کرنا وغیرہ وغیرہ۔ لیکن جاپانی اپنے بقیہ مطالبات منوانے پر بھی مصر ہیں۔ اور مطالبہ کر رہے ہیں۔ کہ برٹش گورنمنٹ چین کی مدد سے بکلی دست بردار ہو جائے۔ ورنہ ہم صرف چار قاتلوں کو لے کر خوش نہیں ہو سکتے۔ دوسری طرف چینی گورنمنٹ کے نمائندہ مقیم لنڈن نے چینی قاتلوں کو جاپانیوں کے سپرد کرنے پر سخت احتجاج کیا ہے۔ غرض چینی گورنمنٹ کی ناراضگی اور جاپانیوں کی بے اطمینانی برٹش گورنمنٹ کے لئے اس

درمیانِ قعرِ دریا تختہ بندم کردہ
باز مے گوئی کہ دامن تر مکن ہشیار باش

کی مصداق ہے۔

## ہانگ کانگ کی موجودہ حالت

اکتوبر ۱۹۳۸ء میں جاپانی افواج نے جنوبی چین کے سب سے بڑے اور اہم تجارتی مرکز کنٹن دارالخلافہ صوبہ کوانچٹن پر قبضہ کیا تھا۔ صوبہ کوانچٹن کا علاقہ ہانگ کانگ کی سرحدوں سے ملحق ہے۔ مورخہ ۱۶ اگست ۱۹۳۹ء کو اس ہانگ کانگ سے ملحقہ علاقے پر جاپانیوں نے مستقل طور پر قبضہ کر کے اپنے انتظامات مکمل کر لئے۔ اور ایک بہت بڑی فوج جس کی تعداد تیس ہزار بتائی جاتی ہے۔ مستقل طور پر ہانگ کانگ کی سرحد پر متعین کر دی ہے۔ برٹش افواج کی کچھ کمپنیاں بھی ہانگ کانگ کی سرحد پر جا چکی ہیں۔ اور حالات کا بغور مطالعہ کر رہی ہیں۔

ہانگ کانگ سے ۴۵ میل کے فاصلہ پر مغربی جانب ایک جزیرہ سان چاؤ (Sanchau) نامی ہے۔ اس جزیرہ کو جاپانیوں نے دسمبر ۱۹۳۷ء میں قبضہ میں کیا تھا۔ اور ۱۸ مہینے کی متواتر محنت مشقت کے بعد اس جزیرہ کو صاف کر کے نہایت عمدہ بحری اور ہوائی مستقر بنایا گیا ہے۔ اور ایک بہت بڑی فوج مع سامانِ حرب وغیرہ وہاں پر متعین کر رکھی ہے۔

---

ایک اور بہت بڑا جزیرہ "ہائی نان" جو ہانگ کانگ سے جنوب مغرب میں واقع ہے۔ چند ماہ قبل جاپانیوں نے فتح کیا تھا۔ وہاں پر بھی بہت بڑی تعداد میں افواج اور بہت زیادہ مقدار میں سامانِ حرب ریز ہوائی جہاز وغیرہ جمع کئے ہوئے ہیں۔ یہ جزیرہ اول درجہ کا بحری اور ہوائی مستقر ہے۔

ہانگ کانگ سے شمال مشرق جانب جزیرہ فارموسا ہے۔ جو پہلے ہی جاپانیوں کے قبضے میں ہے۔ اور ہر قسم کی جنگی طاقت کا سٹور ہے۔ غرض ہانگ کانگ ہر طرف سے گھرا ہوا ہے۔

---

ان سب حالات کے بعد از سوں جب یہاں یہ خبر پہنچی۔ کہ جرمنی اور روس کے مابین معاہدہ Anti Agression pact ہو گیا ہے۔ تو ہانگ کانگ کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک سنسنی پھیل گئی ہے۔ ہر کس و ناکس۔ بچے۔ جوان اور بوڑھے بلکہ مستورات تک کی زبان سے جنگ کے خطرے کا اظہار ہو رہا ہے لوگوں کے چہرے زرد اور ہونٹ خشک ہیں۔ آنکھوں سے خوف و ہراس کے آثار نمایاں ہیں۔ وہی لوگ جو کل تک دھڑا دھڑ تقریریں کر کے کہتے تھے۔ کہ ہانگ کانگ کو Defend کیا جائے گا۔ آج کالجر بنے ہوئے ہیں۔ اخبارات کا لفظ لفظ حسرت و یاس کا مجسمہ ہے۔ بچوں۔ عورتوں اور بوڑھوں کو ہانگ کانگ سے ہجرت کی ہدایات مل رہی ہیں۔ اور جہاز بھی بندرگاہ میں سامان اور عورتوں اور بچوں کو لے جانے کے لئے تیار بر تیار کھڑے ہیں۔

یہاں ہم یہ ذکر کر دینا بھی مناسب سمجھتے ہیں۔ کہ جرمن اور فرانس کے مابین جو معاہدہ ہوا ہے۔ اس کے دو پہلو ہیں۔

ایک یہ کہ اگر جرمنی ڈنزگ پولینڈ وغیرہ پر اولاً حملہ آور ہو۔ اور پولینڈ کی مدد انگلینڈ حسب وعدہ کرے۔ تو یہ یقینی امر ہے کہ اپنے اغراض و مقاصد کے حصول کے لئے جاپان مشرق بعید میں انگریزوں اور فرانسیسیوں کے ساتھ گڑبڑ کرے گا۔ اور اس طرح Indirectly یہ جرمن کی مدد بھی ہے۔ کہ اس کے مدمقابل کی طاقت دو حصوں میں تقسیم ہو جائے گی۔ اور جرمن۔ روس معاہدہ کی چوتھی شرط یہ ہے۔ Neither will join any group of Powers aimed directly or Indirectly against the other Signatory

پس اس شرط کی رو سے اس حالت میں کہ جرمن اور اس کے ساتھی انگریزوں اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ یورپ میں برسرِ پیکار ہوں۔ اور جاپان انگریزوں اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ مشرقِ بعید میں الجھ جائے۔ تو روس جاپان کے اس فعل پر جاپانیوں کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ جس کا دوسرے الفاظ میں یہ مطلب ہے کہ ہانگ کانگ سخت خطرہ میں ہے۔

لیکن تصویر کا ایک دوسرا رخ بھی ہے۔ اور وہ یہ کہ اگر روس فوری طور پر منچوریا پر حملہ آور ہو۔ (بیشتر اس کے کہ یورپ میں گڑبڑ شروع ہو) تو اس صورت میں مذکورہ شرط کے ماتحت جرمنی جاپان کی مدد نہیں کر سکتا۔ اور جاپان انگریزوں کے ساتھ صلح کرنے اور ان سے مدد کی درخواست کرنے پر مجبور ہوگا۔ اس صورت میں ہانگ کانگ بالکل محفوظ ہوگا۔ لیکن حالات بتا رہے ہیں۔ کہ ثانی الذکر پہلو کا بہت کم امکان ہے۔ اور اول الذکر امر یقینی معلوم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم۔

ضمناً ہمیں یہ بھی ذکر کرنا ہے۔ کہ یہ جو کچھ ہو رہا اور ہونے والا ہے۔ قرآن مجید اور حضرت اکرم سیدنا حضرت احمدؑ جری اللہ فی حلل الانبیاء کی عین پیشگوئیوں کے مطابق ہو رہا ہے۔ آیت وما کنا معذبین حتی نبعث رسولاً اس پر شاہد ناطق ہے۔ ہانگ کانگ وہ بدقسمت کالونی ہے۔ کہ جہاں پر حضرت جری اللہ کے خادموں کو بہت دکھ اور تکالیف کا نشانہ بنایا گیا۔ کمینے سے کمینہ حملہ کیا گیا۔ کھانے الگ کئے گئے۔ چوہڑوں اور چماروں جیسا سلوک روا رکھا گیا۔ اور بالآخر ملازمتوں سے علیحدہ کر دیا گیا۔ پس اگر اپنے مخلص اور مومن بندوں کی تضرعات۔ آہ و فریاد کو سنکر اللہ تعالے کی غیرت جوش میں آگئے تو تعجب نہیں۔ حق حق ہے۔ اور باطل باطل پس حق کے مقابلہ میں باطل کہاں ٹھہر سکتا ہے۔ اب بھی وقت ہے۔ کہ دنیا والے دنیا چھوڑ اللہ والے بن جاویں۔ کہ اللہ ان پر رجوع برحمت ہو۔

---

## فرانس جرمنی کا ڈٹ کر مقابلہ کریگا

پیرس ۲۸ اگست۔ فرانس کے سیاسی حلقوں میں اس بات کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کہ فرانس اب کسی صورت میں جھکنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ پولینڈ سے مدد کا جو وعدہ کیا گیا ہے۔ اسے ضرور پورا کیا جائیگا۔ جرمنی کے سامنے بار بار جھکنے کا مطلب اپنی ہستی کو ختم کرنا ہے۔ اگر جرمنی نے اپنی ضد کو نہ چھوڑا تو اس صورت میں فرانس جرمنی کا ڈٹ کر مقابلہ کریگا۔

## جاپان روس کے مقابلہ کیلئے تیار ہے

ٹوکیو ۲۸ اگست۔ حکومت جاپان نے اس امر کا اعلان کیا ہے۔ کہ اسے جرمنی اور روس کے معاہدہ کی کچھ پروا نہیں۔ جاپان حکومت روس کا اگر اس نے چین میں مداخلت کی کوشش کی۔ تو زبردست مقابلہ کرے گا۔ جاپان اور مانچوکوؤ کی فوجیں روس کے مقابلہ کے لئے بالکل تیار ہیں۔ جاپان چین میں روس کی مداخلت کو ہرگز برداشت نہیں کرسکتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ایک اعلان کی تردید اور ناظرین فاروق کو ضروری اطلاع

۲۸ جولائی ۳۹ء کے اخبار فاروق میں صفحہ ۹ کالم ۴ پر جو ایک اطلاع "افریقہ میں تعلیم یافتہ اشخاص کے لئے سنہری موقعہ" کے عنوان سے شائع ہوئی ہے۔ جس میں مسٹر سمیع اللہ بیگ علیگ ایک شخص کی طرف سے دعوت دی گئی ہے۔ کہ "افریقہ میں اگر تعلیم یافتہ نوجوان تشریف لاویں۔ تو ان کے لئے روزگار کا اچھا میدان موجود ہے۔" یہ چٹھی فاروق کے دفتر میں براہِ راست نہیں آئی۔ جو اس کی تحقیق احباب جماعت افریقہ سے کرلی جاتی بلکہ "پیسہ اخبار لاہور" مورخہ ۲۰ جولائی کے صفحہ ۱۳ کالم ۴ پر اس سرخی سے یہ چٹھی سمیع اللہ بیگ علیگ کے نام سے شائع ہوئی تھی۔ جس کو فاروق میں نقل کردیا تھا۔ محض اس اعتماد سے کہ یہ احمدی احباب کو نہیں بلکہ غیر احمدیوں کو اطلاع دی گئی ہے۔ جس میں کسی دشمن احمدیت کا ہاتھ نہیں سمجھا جاسکتا تھا۔ مگر نہایت خوشی ہے کہ اس چٹھی کے متعلق احباب ممباسہ اور نیروبی (افریقہ) کی طرف سے شیخ صالح محمدؐ صاحب جنرل سکرٹری جماعت احمدیہ ممباسہ نے زبردست تردید کرکے خاکسار ایڈیٹر فاروق کو بروقت مطلع فرمادیا۔ کہ یہ چٹھی بالکل غلط۔ فضول اور اپریل فول سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی۔ سمیع اللہ بیگ ایک نہایت چالاک اور غیر ذمہ وار آوارہ ننگ اسلام غیر احمدی شخص یو۔پی کا باشندہ ہے۔ جس کا اصلی نام سمیع الحق ہے۔ جو کسی قدر علیگڈھ میں تعلیم پاتا رہا۔ مگر تکمیل نہیں کرسکا۔ کہ افریقہ میں پہنچ گیا۔ اس کا تعلق موچی قوم سے ہے۔ جو اپنے اصلی نام کو مخفی رکھ کر سمیع اللہ بیگ کے نقاب میں پوشیدہ رہتا ہے۔ پس احباب سلسلہ اور دیگر ناظرین فاروق کی اطلاع کے لئے میں یہ اعلان کرتا ہوں۔ کہ اس چٹھی مطبوعہ فاروق ۲۸ جولائی کو بالکل غلط اور دھوکہ سمجھیں۔ اور مطلق اس میں سچائی کا شائبہ نہیں ہے۔ اور کوئی صاحب اس سمیع اللہ بیگ والی چٹھی کی بنا پر ہرگز ہرگز افریقہ جانے کا قصد نہ کریں۔ وہاں کسی قسم کا کوئی روزگار نہیں ملے گا۔ ملک افریقہ کی حالت اب پہلے جیسی نہیں ہے۔ بلکہ بیکاری بڑھ رہی ہے۔ اور اس وقت بھی افریقہ میں کئی احمدی احباب بیکار بیٹھے ہیں۔ اور باوجود جماعت کی کوششوں کے ان کو کوئی کام نہیں مل سکا۔ لہذا کوئی دوست افریقہ جانے کا ارادہ سمیع اللہ بیگ کی چٹھی مطبوعہ فاروق کی بنا پر نہ کریں۔ میں احباب ممباسہ و نیروبی کا نہایت مشکور ہوں خصوصاً مکرم شیخ صالح محمدؐ صاحب کا جنہوں نے فوری اطلاع دے کر مجھے اس غلطی کی اصلاح کا جلد تر موقعہ دے دیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزا۔ آئندہ اس قسم کی اطلاعات کو احتیاط سے شائع کیا جائیگا (ایڈیٹر فاروق)

# فاروق کی امداد کے لئے ایک جائز درخواست

چونکہ اس وقت ایک عالمگیر آتشین جنگ کا ہر وقت خطرہ ہو رہا ہے۔ جس کے پیش نظر ہر ایک چیز کے نرخ کو بڑھانے کا تاجروں کو خیال ہے۔ چنانچہ کاغذ کا نرخ ابھی دو آنہ فی رم چڑھ گیا ہے۔ آگے چل کر جبکہ جنگ کی آگ کے شعلے بلند ہوں گے۔ تو کاغذ جو کہ ولایت سے آتا ہے۔ یا ہندوستان میں بنتا ہے۔ یقیناً زیادہ گراں ہو جائے گا۔ فاروق چونکہ نہایت سستا اور غریبوں کا اخبار ہے۔ اس میں اتنی گنجائش نہیں۔ کہ وہ اسی ڈھائی روپیہ سالانہ چندہ پر کاغذ کی گرانی کا بوجھ اٹھا سکے۔ اور یہ امر مجھے پسند نہیں۔ کہ میں فاروق کا چندہ کاغذ وغیرہ کی گرانی کی وجہ سے زیادہ کردوں۔ اس لئے میں نے یہ تجویز سوچی ہے۔ کہ کم از کم چھ ماہ کے واسطے میں فاروق کے لئے کاغذ ابھی سے خرید لوں۔ تاکہ فاروق کا چندہ نہ زیادہ کرنا پڑے۔ اور اس کے لئے یہ صورت مناسب سمجھی گئی ہے۔ کہ موجودہ خریداران فاروق سے درخواست کی جائے کہ ہر ایک خریدار اتنی امداد کرے۔ کہ کم از کم آٹھ آنہ اور زیادہ سے زیادہ ایک روپیہ بطور پیشگی چندہ عطا فرمادیں۔ جو ان کے آئندہ سال کے چندہ میں جمع کرلیا جائے۔ اور آئندہ سال جب وہ چندہ دیں۔ تو اس میں سے یہ رقم کاٹ کر باقی چندہ عطا کردیں۔ مجھے یقین ہے۔ کہ فاروق کی اس جائز امداد سے جو کسی قسم کا بوجھ نہیں۔ صرف چند ماہ قبل آئندہ سال کے چندہ میں سے معمولی سی رقم پیشگی مانگی جاتی ہے۔ جس سے فاروق کی وقتی امداد ہوسکتی ہے۔ فاروق کے موجودہ خریداروں میں سے کسی کو دریغ نہ ہوگا۔ پس ہر ایک خریدار سے درخواست ہے کہ وہ ایک روپیہ یا آٹھ آنہ پیشگی چندہ اسی ماہ کے اندر اندر ارسال کرکے فاروق کی اس جائز درخواست کو منظور فرمالیں اور یہ رقم خود بھیجدیں یا اپنے ماہواری چندوں کے ساتھ اسی ماہ ستمبر میں بیت المال میں بھجوا کر شکریہ کا موقعہ بخشیں۔ (خاکسار ایڈیٹر فاروق)

# مسلمانوں کی حالت

ہمعصر پیسہ اخبار اپنی تازہ اشاعت میں "قرآنی تعلیم" کی ذیلی سرخی سے مسلمانوں اور ان کی مساجد اور مدارس اور انجمنوں کا مندرجہ ذیل الفاظ میں خاکہ کھینچتا ہے۔ کہ "ہندوستان کے موجودہ آٹھ کروڑ مسلمانوں کا شیرازہ ایسا بگڑا ہوا ہے۔ کہ گویا قرآن حکیم کی تعلیم ان تک پہنچی ہی نہیں ہے۔ اگر آج مسلمان قرآن حکیم کی حقیقی تعلیم سے واقف ہو جائیں تو ان کی کایا پلٹ ہوسکتی ہے۔ ہم ایسے آٹھ کروڑ مسلمانوں کو کیا کریں۔ جو اپنے عمل سے اسلام کو رسوا کر رہے ہیں۔ مسلمانوں میں ہزاروں انجمنیں اور مدرسے ہیں۔ مگر کسی جگہ قرآن پڑھانے والے مولوی تیار نہیں ہوتے۔ ہندوستان میں قریباً دس لاکھ مسجدیں ہیں۔ جن کے امام قرآن حکیم کے مطالب سے واقف نہیں۔

سب سے اول ہمیں چاہیئے۔ کہ ہمارے امام قرآن مجید کے مطالب سے واقف ہوں۔ تاکہ وہ لوگوں کو قرآن مجید کے مطالب اور روح سمجھا سکیں۔ لاہور میں ایک انجمن حمایت اسلام ہے۔ جہاں تبلیغ و اشاعت کا ایک کالج بھی ہے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ انہوں نے بھی ایسے امام آج تک پیدا نہیں کئے۔ جو روح اسلام اور روح قرآن سے لوگوں کو واقف کریں۔"

**فاروق** ۔ آؤ قادیان میں ہم آپ کو ایسے عالم دکھائیں۔ جو خدا کے فضل سے خدمت قرآن مجید کر رہے ہیں۔ اور قرآن مجید کے مطالب کی تعلیم میں اپنی زندگی بسر کرتے اور دوسروں کو تبلیغ کرتے ہیں۔ ؎

گر بعلم خشک کار دیں بُدے
ہر لئیمے رازدار دیں بدے

# بھوک ہڑتال کی پلیگ

گاندھی جی نے "ہری جن" میں ایک مضمون لکھا ہے۔ جس میں آپ فرماتے ہیں کہ "بھوک ہڑتال ایک پلیگ بن گئی ہے۔ لوگ چھوٹے سے چھوٹے بہانہ پر بھوک ہڑتال کر دیتے ہیں۔"

واقعی بھوک ہڑتال نے ہندوستان میں پلیگ کی صورت اختیار کرلی ہے۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ اگر بھوک ہڑتال پلیگ ہے۔ تو ہندوستان میں کس نے یہ پلیگ پھیلائی۔ اگر اس کی تاریخ کا بغور مطالعہ کیا جائے۔ تو سب سے پہلے بھوک ہڑتال گاندھی جی نے خود کی ہے۔ اور ان سے ہی یہ وبا سارے ملک میں پھیل گئی۔ امید ہے آئندہ احتیاط کریں گے۔

# گاندھی جی مہاتمائی نہیں چھوڑ سکتے

گاندھی جی سے سوال پوچھا گیا تھا۔ کہ انہوں نے صرف بندش شراب کے پروگرام کو اپنایا ہے۔ باقی۔ سٹہ۔ جوا۔ سینما اور گھوڑ دوڑ وغیرہ دوسری خرابیوں کے انسداد کے لئے کیوں نہیں توجہ دی گئی۔ اس کا نہایت مایوس کن جواب آپ نے ہری جن میں دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ کہ یہ خرابیاں نہایت سخت نوعیت کی ہیں۔ اور ان کا انسداد کرنا چاہیئے۔ لیکن بلی کے گلے میں گھنٹی کون باندھے گا۔ اگر میرا بس ہوتا۔ تو کب کا انسداد کر چکا ہوتا۔ لیکن میرے اختیارات محدود ہیں۔ یہ لعنتیں ایک طرح کا فیشن بن گئی ہیں۔ اگر میں جوا کے خلاف ایجی ٹیشن کروں۔ تو کئی دانیوں کو کھو بیٹھوں گا۔ اگر گھوڑ دوڑ وغیرہ کے خلاف لوگوں کو ترغیب دوں۔ تو وائسرائے سے لیکر تمام بڑی شخصیتیں میرے خلاف کمربستہ ہو جائینگی۔ اگر میں سینما کے خلاف ایجی ٹیشن کروں تو ماہرین تعلیم اور ریفارمز مجھے الگ کر دیں گے۔ اگر میں ان کے خلاف پکٹنگ کروں۔ تو مجھے ذات سے خارج کر دیا جائیگا۔ اور مہاتما پن سے محروم کر دیا جائیگا۔ یہی نہیں۔ بلکہ اپنے ہوش و حواس بھی کھو بیٹھوں گا۔ میں ان تینوں سے محروم ہونا نہیں چاہتا۔ مجھے امید [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# یورپ کے سیاسی حالات

## پیام مصالحت کی نامنظوری

لنڈن ۲۸ اگست معلوم ہوا ہے۔ کہ فرانس کے وزیر اعظم نے ہر ہٹلر کو صلح کی جو تجاویز ارسال کی تھیں۔ انہیں ہر ہٹلر نے ٹھکرا دیا ہے۔ اور صاف کہا ہے۔ کہ اب صلح صفائی سے معاملہ طے کرنے کا وقت گذر چکا ہے۔ اپنے جواب میں ہٹلر نے نہ صرف ڈنزگ بلکہ "پولش کوریڈر" کا مطالبہ بھی کر دیا ہے۔

## ڈینزگ اور کوریڈر

ہٹلر نے کہا۔ کہ کوئی خود دار ملک یہ برداشت نہیں کر سکتا۔ کہ اسکی قوم کے افراد سے ظلم کا برتاؤ کیا جائے۔ پس جرمنی آبادی کے مفاد کے پیش نظر ڈنزگ اور کوریڈر جرمنی کو واپس ملنے چاہئیں۔ اور واپس مل کر رہیں گے مصیبت یہ ہے۔ کہ پولینڈ کو کسی معقول طریقے سے سمجھانا مشکل ہے۔ لہذا اس کا فیصلہ کسی اور طریقہ سے کرنا پڑے گا۔

ہٹلر نے وزیر اعظم فرانس کو کہا۔ کہ آپ ذرا اپنے آپ کو جرمنی کی پوزیشن میں کھڑا کریں۔ اور واقعات پر نظر ڈالیں۔ اور بتائیں۔ کہ کیا آپ اس بات کو گوارا کریں گے۔ کہ جرمنی کی طرح فرانس کا کوئی حصہ فرانس سے الگ کر دیا جائے۔ اور وہاں کے فرانسیسی باشندوں پر ظلم کے پہاڑ توڑے جائیں۔

آخر میں ہٹلر نے لکھا۔ کہ اگر اس معاملہ میں جرمنوں اور فرانسیسیوں میں چل گئی۔ اور دونوں کا خون بہا۔ تو اس سے زیادہ مجھے اور کسی بات کا صدمہ نہ ہوگا۔ لیکن اگر لڑائی کے سوائے کوئی چارۂ کار ہی نہ ہوا۔ تو پھر مجبوری ہے۔

## یورپ میں جنگی سرگرمیاں

لندن ۲۸ اگست۔ یورپ میں جنگی سرگرمیاں زور سے جاری ہیں۔ تازہ ترین اطلاعات سے پایا جاتا ہے۔ کہ جرمنی سے فرانس۔ پولینڈ۔ ہالینڈ وغیرہ جانے والی ٹرینیں بالکل بند کر دی گئی ہیں۔ اسی طرح جرمنی اور رومانیہ کے درمیان بھی ٹرینوں کی آمدورفت کا سلسلہ منقطع کر دیا گیا ہے۔

## غیر جانبدارانہ معاہدات کا احترام

آج برطانیہ اور فرانس کے سفیروں نے حکومت بلجیم کو یقین دلایا۔ کہ ان کی حکومتیں غیر جانبدارانہ معاہدات کا احترام کریں گی۔

بلجیم میں ہوائی جہازوں کی پرواز ممنوع قرار دی گئی ہے۔

## ہانگ کانگ سے جرمنوں کی رخصت

ہانگ کانگ ۲۸ اگست۔ یہاں کے جرمن سفیر نے تمام جرمنوں کو حکم دیا ہے۔ کہ فوراً ہانگ کانگ سے چلے جائیں۔ اسی طرح جو جرمن مصر میں مقیم ہیں۔ یا جو اطالوی ہیں۔ ان سب کو اپنے اپنے ملک میں واپس آنے کی ہدایت دی گئی ہے۔

## ہٹلر کا خفیہ پیغام

برلن ۲۸ اگست۔ ایک اطلاع ہے۔ کہ آج ہٹلر نے اطالوی سفیر سے طویل ملاقات کی۔ ادھر روما میں مسولینی نے جرمن سفیر سے ملاقات کی۔ ہٹلر نے مسولینی کو ایک اور پیغام بھیجا ہے۔ جو گذشتہ تین دنوں میں چوتھا پیغام تھا۔

## برطانوی پارلیمنٹ کا اجلاس

لنڈن ۲۹ اگست۔ آج عصر کے وقت برطانوی پارلیمنٹ کا اجلاس شروع ہوا۔ جس میں مسٹر چیمبرلین نے موجودہ سیاسی صورت حالات پر بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ جمعرات سے کے کر اس وقت تک صورت حالات میں کوئی تبدیلی واقعہ نہیں ہوئی۔ اگرچہ ابھی تک مصیبت نازل نہیں ہوئی۔ لیکن یہ بھی نہیں کہا جا سکتا۔ کہ خطرہ دور ہو گیا ہے۔

حالات کی تفصیل بیان کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ جمعہ کی شام کو ہمیں معلوم ہوا۔ کہ ہٹلر نے سر نیول ہینڈرسن (برطانوی سفیر مقیم برلن) سے پھر ملاقات کی ہے۔ ہفتہ کے دن سر ہینڈرسن اس گفت و شنید کی رپورٹ دینے کے لئے لنڈن آئے۔ جس پر برٹش وزراء نے غور کیا۔ اور پورے غور و خوص کے بعد ہٹلر کے نام وزارت برطانیہ کا پیغام دیا۔

آپ نے فرمایا۔ کہ موجودہ نزاکت حالات کے پیش نظر میں اس نامہ و پیام کی تفصیلات بیان نہیں کر سکتا۔ البتہ اتنا کہہ سکتا ہوں۔ کہ حکومت برطانیہ نے اپنے جواب میں جرمنی کو اپنے مصالحانہ رویہ کا یقین دلایا ہے۔ لیکن ساتھ ہی اس پر یہ واضح کیا ہے۔ کہ پولینڈ اور برطانیہ کے درمیان ۲۵ اگست کو جس معاہدے پر دستخط ہوئے ہیں۔ اس پر ضرور عمل کیا جائیگا اب ہم ہٹلر کے جواب کا انتظار کر رہے ہیں۔

جس پر ہمارے آئندہ طرز عمل کا اظہار ہوگا۔

## "یورپ کا خدا حافظ ہے"

روما ۲۹ اگست۔ اٹلی کے ایک مشہور اخبار نے لکھا ہے۔ کہ برطانیہ نے ہٹلر کو مصالحت کی جو تجاویز ارسال کی ہیں۔ ان کا خلاصہ یہ ہے کہ جرمنی اور پولینڈ عارضی طور پر اپنی افواج کی تعداد کم کر دیں۔ اور پھر چند ماہ کے انتظار کے بعد جبکہ حالات پر سکون ہو جائیں۔ ایک کانفرنس بلائی جائے۔ جس میں سارے معاملات پر بحث کی جائے۔

یہ لکھ کر اخبار مذکور نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ "اگر مصالحت کے لئے یہی طفلانہ تجاویز پیش کی گئی ہیں۔ تو پھر یورپ کا خدا حافظ ہے۔"

## ہٹلر کا جواب برطانوی سفیر کے حوالے کر دیا گیا

برلن ۲۹ اگست۔ جرمن ریڈیو نے یہ اطلاع نشر کی ہے۔ کہ ہر ہٹلر نے برطانوی وزارت کے پیغام کا جواب سر نیول ہینڈرسن کے حوالے کر دیا ہے۔ ایک مقتدر نازی لیڈر نے بیان کیا۔ کہ مصالحت کا دروازہ ابھی تک کھلا ہے لیکن ڈنزگ اور کوریڈر کو جرمنی کے حوالے کئے بغیر گذارہ نہیں۔

## فرانس اور پولینڈ کو اطلاع

معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت برطانیہ نے ہٹلر کے جواب سے حکومت فرانس اور پولینڈ کو مطلع کر دیا ہے۔ خیال تھا۔ کہ جب تک ان دونوں حکومتوں کا عندیہ معلوم نہ ہو جائے حکومت برطانیہ ہٹلر کو اس کا جواب نہیں بھیجے گی۔ لیکن بعد میں اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ جواب آج رات ہی کو بھیجا جائے گا۔ اور یہ جواب اس قسم کا ہوگا۔ کہ اس کے بعد مزید نامہ و پیام کی ضرورت نہ ہوگی۔

## جرمن فوجی پولینڈ میں

وارسا ۳۰ اگست۔ پولینڈ کے فوجی افسروں کا بیان ہے۔ کہ کئی جرمن سپاہی سادہ لباس پہن کر پولینڈ میں داخل ہو رہے ہیں۔ ان میں سے اکثر کو گرفتار بھی کیا جا چکا ہے۔ اور حکومت پولینڈ نے اس پر احتجاج بھی کیا ہے۔

## ترکی حکومت کا حکم

استنبول ۳۰ اگست۔ ہر وان پاپن جرمن سفیر مقیم ترکی کو اپنی حکومت کا حکم موصول ہوا ہے۔ کہ وہ فی الفور انقرہ روانہ ہو جائیں۔ خیال ہے۔ کہ ترکی اور جرمنی کے درمیان پھر گفت و شنید شروع ہونے والی ہے۔ ترکی وزارت بحر نے ہدایت کی ہے۔ کہ جو جرمن جہاز ترکی بندرگاہوں میں موجود ہیں۔ وہ فوراً روسی سمندر میں چلے جائیں۔

## بحری فوج کی لام بندی

لنڈن ۳۱ اگست۔ بحری فوج کی مکمل لام بندی کا فیصلہ ہو گیا ہے۔ جس سے جنگ کے خطرے کا احساس زیادہ بڑھ گیا ہے۔ شہر میں اضطراب پھیلا ہوا ہے۔ ہوائی بم باری سے بچنے کی تیاریاں زور شور سے جاری ہو گئی ہیں۔

## لنڈن اسٹاک ایکسچینج بند

لنڈن۔ ۳۱ اگست۔ اسٹاک ایکسچینج کمپنی نے اعلان کیا ہے۔ کہ چونکہ حکومت نے لنڈن شہر کو خالی کرنے کے احکام جاری کر دیئے ہیں۔ اس لئے ایکسچینج کل سے بند کیا جا رہا ہے۔ کھلے سودوں کی ادائیگی بند کر دی گئی ہے۔

# جنگ شروع ہو گئی

لندن یکم ستمبر۔ آج صبح ۶ اور ۷ بجے کے درمیان جرمن فوجوں نے الٹی میٹم دیئے بغیر پولینڈ پر حملہ شروع کر دیا۔ یہ حملہ تین اطراف سے کیا گیا ہے۔ یعنی مشرقی پروشیا سلیشیا اور سلواکیہ سے۔

## جرمن طیاروں کی بم باری

بری حملہ شروع ہونے کے فوراً بعد جرمن ہوائی جہازوں نے پولینڈ کے بڑے بڑے شہروں پر فضائی بم باری شروع کر دی۔ جن میں وارسا بھی شامل ہے۔ وارسا پر دو مرتبہ ہوائی حملہ ہو چکا ہے۔ ایک غیر مصدقہ خبر مظہر ہے۔ کہ وارسا اور دوسرے شہروں پر گیس اور آتش انگیز بم بھی برسائے گئے۔ جس کی وجہ سے شہر کے کئی حصوں میں آگ لگی ہوئی ہے۔ یہ ابھی تک معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ جانی اور مالی نقصان کتنا ہو چکا ہے۔

## جرمن طیارے تباہ کر دیئے گئے

جنگ کے سلسلہ میں پولش خبروں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جرمنوں کو ہر جگہ منہ کی کھانی پڑی ہے۔ وارسا سے ۲۰ میل دور بہت سے بڑے بڑے جرمن بم بار طیاروں کو توپوں سے گرا لیا گیا ہے۔ اور باقی طیارے گرا دیئے گئے ہیں۔ ایک اور اطلاع مظہر ہے۔ کہ پاس جزیرہ ولینا پلاک میں جرمن حملہ کا نہایت منہ توڑ جواب دیا گیا ہے۔

## ڈانزگ شہر میں لڑائی

ڈانزگ شہر میں بھی لڑائی جاری ہے۔ اس وقت حالت یہ ہے۔ کہ ریلوے وغیرہ پر جرمنوں کا قبضہ ہو گیا ہے۔ اور ڈاکخانہ وغیرہ پولوں کے قبضہ میں ہے۔ پولینڈ کے شہروں میں اس اچانک فضائی حملوں کا کسی کو وہم و گمان بھی نہ تھا۔ خیال تھا۔ کہ جرمن حکومت الٹی میٹم دیئے بغیر کوئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایسا خوفناک اقدام نہ کرے گی۔ اس وقت پولینڈ کے بڑے بڑے شہروں سے شہریوں کو نکالنے کی مجوزہ تجاویز پر نہایت سرعت سے عمل کیا جا رہا ہے۔ برلن کا ایک بیان مظہر ہے۔ کہ جرمن طیارے شہریوں پر بم باری نہیں کرتے۔ بلکہ ان شہروں کے فوجی مراکز پر بم برسا رہے ہیں۔

## برطانیہ سے امداد کرنے کی درخواست

لنڈن یکم ستمبر۔ پولینڈ کے لنڈن والے سفیر نے آج صبح برطانوی وزیر خارجہ لارڈ ہیلیفکس سے ملاقات کی اور کہا۔ کہ حکومت پولینڈ فرانس اور برطانیہ سے استدعا کرتی ہے۔ کہ وہ حسب وعدہ پولینڈ کی امداد کریں۔ کیونکہ جرمنی نے پولینڈ پر حملہ شروع کر دیا ہے۔

## پولینڈ مقابلہ کریگا

دوسری طرف پولینڈ کے سفیر متعینہ برلن نے جرمن حکومت پر واضح کر دیا ہے۔ کہ پولینڈ ہر طرح سے جرمنی کا مقابلہ کرے گا۔ اور اپنی عزت اور آزادی کو بچانے کے لئے خون کا آخری قطرہ بہا دے گا۔

## بمباری میں احتیاط کی اپیل

واشنگٹن یکم ستمبر۔ مسٹر روزویلٹ صدر امریکہ نے برطانیہ۔ فرانس۔ پولینڈ۔ جرمنی اور اطالیہ سے اپیل کی ہے۔ کہ جنگ کے دوران میں اپنے طیاروں کو ہدایت کریں۔ کہ کھلے شہروں اور نہتے شہریوں پر بم باری نہ کریں۔

## فرانس جنگ کے لئے تیار ہے

پیرس یکم ستمبر۔ حکومت فرانس نے لڑائی کی عام تیاری اور عام لام بندی کا حکم جاری کر دیا ہے۔ اور سارے فرانس اور الجزائر میں جنگی حالت کا اعلان کر دیا ہے۔ کل فرانسیسی پارلیمنٹ کا ہنگامی اجلاس بھی طلب کیا گیا ہے۔

## مسولینی کو ہٹلر کا تار

روما۔ یکم ستمبر۔ ہر ہٹلر کا ایک تار مسولینی اٹلی کو موصول ہوا ہے۔ جس میں اطالیہ کی تائید و امداد پر بھروسہ کا اظہار کرنے کے بعد لکھا ہے۔ کہ موجودہ مشن میں کامیاب ہونے کے لئے جرمن فوجیں بہت کافی ہیں۔ اس لئے مجھے اطالیہ کی امداد کی ضرورت نہیں ہے۔

## مسٹر چیمبرلین کی تقریر

لنڈن یکم ستمبر۔ برطانوی پارلیمنٹ کا ہنگامی اجلاس آج شام شروع ہوا۔ ہاؤس کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ اور تمام حاضرین دم بخود تھے۔ مسٹر چیمبرلین نے چھ بجکر دس منٹ پر اپنی تقریر شروع کی۔ اور کہا۔ میں آج آپ لوگوں کے سامنے بہت باتیں نہیں کرنا چاہتا۔ کیونکہ اب وقت باتیں کرنے کا نہیں رہا۔ بلکہ عمل کرنے کا وقت آ گیا ہے۔ آج سے آٹھ ماہ پہلے جس چیز کا بوجھ قوم پر ڈالنے کے لئے کوشش کر رہا تھا۔ وہ بوجھ قوم پر پڑ رہا ہے۔ اب معاملہ بالکل واضح ہے۔ اور ہمارا فرض بالکل نمایاں ہے۔

آپ نے کہا۔ کہ جو کچھ ہونے والا ہے۔ اس کی تمامتر ذمہ داری جرمن چانسلر پر ہے۔ وہ واحد شخص ہے۔ جو اپنی احمقانہ مقاصد کی تکمیل کے لئے بنی نوع انسان کا خون بہانے چلا ہے۔

مسٹر چیمبرلین نے بتایا۔ کہ ہر ہٹلر اور حکومت برطانیہ کے درمیان جو خط و کتابت ہوئی۔ وہ سب ایک وائٹ پیپر کی صورت میں شائع کر دی گئی ہے۔ اس کی تفصیل بیان کرنی تحصیل حاصل ہے۔ کیونکہ وہ ایک گئی گذری بات ہو گئی ہے۔ لیکن اس خط و کتابت سے میں صرف ایک مثال پیش کرتا ہوں۔ جس سے واضح ہو جائے گا۔ کہ اگر جرمنی حکومت کو پُرامن صلح کی تمنا ہوتی۔ تو اس کے لئے ہماری ایک ہی تجویز کافی تھی۔

تجویز یہ تھی۔ کہ گفتگوئے مصالحت کے لئے موافق فضا پیدا کرنے کے لئے طرفین اپنی اپنی فوجیں بلالیں۔ اور دوران گفت و شنید میں ایک دوسرے پر حملہ کا سلسلہ ترک کر لیں۔ پولینڈ نے حکومت برطانیہ کی اس تجویز پر فوراً لبیک کہا۔ اور دوسرے دن ہی جواب دیا۔ کہ حکومت پولینڈ اس تجویز پر عمل کرنے کے لئے تیار ہے۔ بشرطیکہ جرمن حکومت بھی یقین دلائے کہ وہ جارحانہ حملوں سے باز رہے گی۔ لیکن جرمنی کی طرف سے کوئی جواب نہ ملا (مسٹر چیمبرلین نے اس فقرہ کو دو مرتبہ دہرایا) اگر جرمنی کی طرف سے بھی آمادگی کا اظہار ہو جاتا۔ تو آج کا خوفناک سانحہ پیش نہ آتا۔

— پیرس ۴ ستمبر۔ آج حکومت فرانس کی طرف سے ایک سرکاری اعلان شائع کیا گیا ہے۔ جس میں بتلایا گیا ہے۔ کہ فرانس کی بری بحری اور فضائی طاقتوں نے جرمنی کے خلاف کارروائی شروع کر دی ہے۔ مزید تفصیلات کا انتظار ہے۔

— جرمنی کا ایک جنگی اعلان مظہر ہے۔ کہ مغربی سرحدات پر کوئی کارروائی نہیں ہو رہی البتہ جرمن افواج دریائے وسچولا سے بہت آگے بڑھ چکی ہیں۔ اور کاریڈور کے اکثر علاقہ پر قبضہ کیا جا چکا ہے۔

— برلن۔ ۴ ستمبر۔ ایک خبر رساں ایجنسی کا بیان ہے۔ کہ آج وارسا کے اوپر فضائی جنگ میں سات پولش طیارے تباہ کر دیئے گئے ہیں۔ جرمنی کے کسی طیارے کو نقصان نہیں پہنچا۔ مزید معلوم ہوا ہے۔ کہ جرمن جنگی جہاز ہیلا اور ڈینیا کی بندرگاہوں پر بم باری کر رہے ہیں۔ پولینڈ کا ایک تباہ کن جہاز اور دو تحت البحر ڈبو دیئے گئے ہیں۔ ایک اور اطلاع مظہر ہے۔ کہ جرمنوں نے پولینڈ میں ریل کی پٹڑیاں اکھاڑ دی ہیں۔ چنانچہ کئی ریل گاڑیاں پٹڑیوں سے اتر گئیں۔ جرمن فوجی حلقوں کا دعویٰ ہے۔ کہ انہوں نے پولینڈ کی کئی ریل گاڑیوں کو تباہ کر دیا ہے۔

— پولینڈ کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ اتوار کے روز جرمنی کے ۴۶ طیارے نیچے گرا لئے گئے۔ اس تصادم میں پولینڈ کے ۱۱ طیارے تباہ ہوئے۔ ایک دوسرے اعلان میں اس حقیقت کا اعتراف کیا گیا ہے۔ کہ پولش افواج زنٹوکوا کے شہر کو چھوڑنے پر مجبور ہو گئیں۔ شمال کی طرف پولوں نے پک اور مود کے شہروں پر پھر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ شہر کاریڈور میں واقع ہیں۔

— لنڈن کے پولش سفیر نے ایک پریس کانفرنس میں بتایا۔ کہ صرف اتوار کے روز جرمن ہوائی تاخت سے ۱۵۰۰ آدمی ہلاک ہوئے۔ جس میں زیادہ تعداد شہریوں کی تھی۔ اتوار کی رات کو زہریلی گیس بھی استعمال کی گئی۔

— ٹائمز نے موجودہ صورت حالات پر رائے زنی کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ یورپ سے ہٹلرزم کو دور کر دینا چاہیئے۔

— فرانس کے سابق سوشلسٹ وزیر اعظم نے کہا ہے۔ کہ ہٹلر نے دنیا کے امن کو بے حد نقصان پہنچایا ہے۔

— چیکو سلاویکیہ کے صدر ڈاکٹر بینس نے ایک تار وزیر اعظم برطانیہ کے نام ارسال کیا ہے۔ جس میں انہیں یقین دلایا ہے۔ کہ چیکو سلاویکیہ کو برطانیہ سے پوری ہمدردی ہے۔

— فلسطین کے یہودیوں نے حکومت برطانیہ کو یقین دلایا ہے۔ کہ یہودی مرد اور عورتیں جنگ میں اپنی خدمات پیش کرنے کو تیار ہیں۔

— حکومت نیپال نے حکومت برطانیہ کو مدد کا یقین دلایا ہے۔ برطانیہ کی طرف سے اس پیشکش کا شکریہ ادا کیا گیا ہے۔

— لنڈن سے تمام عورتوں۔ بچوں اور مریضوں کو نکال دیا گیا ہے۔

— لنڈن کا اسٹاک ایکسچینج غیر معین عرصہ کے لئے بند ہے۔

— پولش عساکر نے جرمن ٹینکوں کے ایک دستے کو منتشر کر دیا۔ اور چار طیارے گرا دیئے۔

— آج حکومت مصر نے حکومت برطانیہ کو اپنی امداد کا یقین دلاتے ہوئے جرمنی کے خلاف اعلان جنگ کر دیا ہے۔ آج جرمن سفارت خانے کو مصر سے چلے جانے کا پاسپورٹ دے دیا گیا ہے۔ مزید معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت برطانیہ اور حکومت مصر متفقہ طور پر نہر سویز کی حفاظت کے انتظامات کر رہی ہیں۔

— لنڈن ۴ ستمبر۔ آج حکومت ہائے مصر نیوزی لینڈ۔ آسٹریلیا اور کینیڈا نے جرمنی کے خلاف اعلان جنگ کر دیا ہے۔ اور چاروں ممالک میں دفاعی انتظامات مکمل کر لئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ جرمن سفارت خانے اور قونصل خانے ان ممالک سے اٹھا دیئے گئے ہیں۔ حکومت کینیڈا کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ایک لاکھ سپاہی اس جنگ میں شامل ہونے کے لئے تیار ہیں۔ مزید معلوم ہوا ہے۔ کہ برطانیہ کی دوسری نوآبادیات میں بھی جنگی تیاریاں شروع ہیں۔ اور جنگ کے اعلانات ہو رہے ہیں۔ اور فوجیں جنگ میں شامل ہونے کے لئے تیار بیٹھی ہیں۔

— قاہرہ۔ ۴ ستمبر۔ مصر نے جرمنی سے اپنے سیاسی تعلقات منقطع کر لئے ہیں۔

— واشنگٹن ۴ ستمبر۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ نے امریکہ کے نام براڈکاسٹ کرتے ہوئے اعلان کیا ہے۔ کہ امریکہ اس جنگ میں غیر جانبدار رہے گا۔

— شنگھائی۔ ۴ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت جاپان نے برطانوی گورنمنٹ کو یقین دلایا ہے۔ کہ جاپان اس جنگ میں غیر جانبدار رہے گا۔

— برسلز۔ ۴ ستمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ بلجیم نے تمام متعلقہ ممالک کو اطلاع دے دی ہے۔ کہ وہ اس جنگ میں غیر جانبدار رہے گا۔

— وارسا ۴ ستمبر۔ جرمن بمبار طیاروں نے وسچولا کے پلوں پر پھر شدید بمباری کی۔ اس کے بعد وارسا پر بھی بم برسائے گئے۔ پولش فوج نے ۱۷ بمبار طیارے گرا لئے۔